سلسلة 27

- سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- تعظیمِ الٰہی
- رضائے الٰہی
- محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا
- تعاملِ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین و ائمہ رحمہم اللہ
- اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم
- زینتِ نماز
- تکمیلِ نماز
- اضافۂ حسنات
- بلندئ درجات

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

فہرست مضامین

باب دوم...... میں رفع الیدین کیوں کروں؟

باب سوم...... مانعین رفع الیدین کے چند دلائل کا سرسری جائزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا ، وَمِنْ سَيِّاتِ أعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران : ۱۰۲)

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾(النساء: ۱)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب : ۷۰ـ۷۱)

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، أَلضَّلاَلَةُ فِي النَّارِ . " وَبَعْدُ!

دین اسلام میں نماز کو ایک بنیادی رکن کا درجہ حاصل ہے۔ نماز سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ادا کی جائے گی تو وہ درجہ قبولیت کو پہنچ سکتی ہے وگرنہ نہیں۔ سنت رسول کے

مطابق نماز نہ ادا کرنے سے نماز عدم قبولیت کا باعث ہوگی اور بندہ گنہگار بھی ہوگا۔ فرمانِ رسول ﷺ:

((صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ أُصَلِّیْ .))

اورفرمانِ باری تعالیٰ:

﴿ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النور: ٥٦)

میں یہی حکم صادر کیا گیا ہے کہ نماز میں اس کے ارکان وشروط کا لحاظ رکھا جائے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اس رسالہ میں سنت ثابتہ، متواترہ رفع الیدین کی اہمیت وفضیلت اور مزید برآں رسول اللہ ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اس کے بعد تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ سے ثبوت کے دلائل و براہین کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس پر مستزاد منکرین رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ بھی پیش کر دیا گیا ہے تاکہ حق و باطل میں تمیز ہو جائے:

﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾

(بنی اسرائیل: ٨١)

ہم فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے شکر گزار ہیں کہ جن کے اشراف اور سرپرستی سے یہ اعمال خیر منظر عام پر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت بخشے اور ہماری زندگی میں انہیں قائم و دائم رکھے اور ایسی نابغہ روزگار شخصیات کو عالم اسلام میں عام کرے۔

ناشر جناب ابو مومن منصور احمد، بھائی محمد رمضان محمدی (اسلامی اکادمی) اور بھائی عبدالرؤف (کمپوزر) کے بھی شکر گزار ہیں جن کا تعاون شامل حال رہا کہ کتاب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر سہ احباب کو دنیا و آخرت کی بلندیاں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

جناب شمشیر اشرف اور ابو یحییٰ طارق نے بھی اس رسالہ کو پڑھا اور بعض مفید مشوروں سے نوازا جنہیں کتاب میں شامل کر لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت اور حسنہ کو مقبولیت سے نوازدے۔

اس کتاب میں جو صحیح مواد ہے اُسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ اگر اس میں کوئی کمی وکوتاہی ہے تو وہ ہماری اور شیطان کی طرف سے ہے کیونکہ انسان محل الخطاء والنسیان ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

وکتبہ
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

بتعاون
حافظ حامد محمود الخضری

باب اوّل:

سنت رسول ﷺ کی اہمیت

دنیا کی عمر میری اسلام میں ہو پوری
سنت پہ جان دے دوں بدعت نہیں گوارا

قرآنِ حکیم کی روشنی میں آپ ﷺ کی اطاعت ایمان ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۔ ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾﴾

(النساء: ٦٥)

''تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تنازعات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کریں، پھر آپ جو فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں، اور اس فیصلہ پر پوری طرح سر تسلیم خم نہ کر دیں۔''

سنت رسول ﷺ جنت میں اعلیٰ ترین مقام کا باعث ہے:

۲۔ ﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾﴾ (النساء: ٦٩)

''اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے، تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ، اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت حقیقت میں اللہ کی اطاعت ہے:

۳۔ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴾ (النساء: ۸۰)

’’جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور اگر کوئی منہ موڑتا ہے تو ہم نے آپ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے:

۴۔ ﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ (الحشر: ۷)

’’اور جو کچھ تمہیں رسول دیں، وہ لے لو، اور جس سے روکیں، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔‘‘

۵۔ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾ (النساء: ۵۹)

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے اقتدار والوں کی، پھر اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اسی میں بھلائی ہے اور انجام کے اعتبار سے یہی اچھا ہے۔‘‘

۶۔ ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ

كُنتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

(البقرہ: ۱۴۳)

’’اور اسی طرح (مسلمانو!) ہم نے تمہیں متوسط امت بنایا تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو، اور رسول تم پر گواہ ہو، اور ہم نے آپ کے لیے پہلا قبلہ (بیت المقدس) اس لیے بنایا تھا کہ ہمیں معلوم ہو کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے، اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، قبلہ کی تبدیلی ایک بڑی بات تھی مگر ان لوگوں کے لیے (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی، اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا، وہ تو لوگوں کے حق میں بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔‘‘

سنت رسول ﷺ پر عمل اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے:

۷۔ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾﴾ (آل عمران: ۳۱)

’’کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا رحیم ہے۔‘‘

ایمان کے بعد اتباع رسول ﷺ بہت ضروری ہے:

۸۔ ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾﴾ (آل عمران: ۵۳)

’’اے ہمارے رب! ہم نے مان لیا جو تو نے نازل کیا ہے، اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہے، لہٰذا ہمارے نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ میں اسوۂ حسنہ ہے:

۹۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

''فی الحقیقت تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کا قول وعمل ایک بہترین نمونہ ہے، ان کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہتے ہیں۔''

پس معلوم ہوا کہ اختلافی اُمور میں جب تک رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم نہ کیا جائے، بندہ مومن نہیں ہوسکتا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت وفرمانبرداری سے بندہ روزِ قیامت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (اولیاء کرام) کی رفاقت حاصل کر لے گا۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت درحقیقت اطاعت الٰہی ہے۔ اتباع رسول ﷺ سے بندہ اللہ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور یہ اہل ایمان کی بڑی صفات میں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قول وعمل ہی اہل ایمان کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

سنت رسول ﷺ سے اعراض وانحراف کے متعلق وعید:

جب کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی، اور آپ کی سنت سے دُوری کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا جائے گا۔ آپ کی مخالفت نفاق کی دلیل ہے۔ جہالت کی علامت ہے اور باعث ذلت ورسوائی ہے، جیسا کہ ذیل کی آیات کریمہ سے واضح ہورہا ہے۔

۱۰۔ ﴿وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ (النساء: ۱٤)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔''

۱۱۔ ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ ﴾ (النور: ۶۳)

’’پس جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی بلا نہ نازل ہو جائے، یا کوئی دردناک عذاب نہ انہیں آ گھیرے۔‘‘

۱۲۔ ﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ ﴾ (النساء: ۶۱)

’’اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے، اور رسول کی طرف آؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔‘‘

۱۳۔ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَ وَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ ﴾ (المائدہ: ۱۰۴)

’’اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو کہتے ہیں ہمیں تو وہی کچھ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں، اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔‘‘

۱۴۔ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ ﴾ (المجادلہ: ۲۰)

’’جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، یقیناً یہی لوگ ذلیل ترین ہیں۔‘‘

۱۵۔ ﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ

سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ (النساء: ١١٥)

''جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا اس نے رخ کیا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔''

احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں سنت کی اہمیت:

١۔ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شَمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ . وَقَرَأَ ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ الآية .)) [1]

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا اور فرمایا: ''یہ اللہ کا راستہ ہے'' پھر اس کے دائیں اور بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا: ''یہ رستے شیطان کے ہیں، اور ان میں سے ہر رستے پر شیطان ہے جو ان رستوں کی طرف بلاتا ہے، اور یہ آیت پڑھی (بے شک یہ سیدھا راستہ میرا ہے، پس اس کی پیروی کرو۔)''
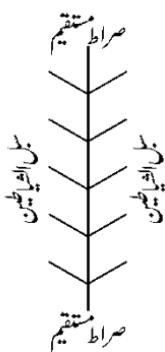
[1] مسند أحمد: ١/٤٣٥۔ سنن دارمی: ١/٦٧۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٦،٧۔ مستدرك حاكم: ٢/٣١٨۔ ابن حبان، حاکم اور شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث کے مطابق جس جماعت کا بھی منہج قرآن وسنت فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں وہ جماعت شیطان کے رستے پر ہے اور شیطان کی طرف ہی بلاتی ہے۔

۲۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.)) ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میں تمہیں حکم دوں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ۔''

۳۔ ((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ. وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حمد وثناء کے بعد، سب سے بہترین بات ''کتاب اللہ'' ہے، اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، اور سب سے بدترین کام وہ ہیں جو اپنی طرف سے وضع کیے جائیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

فائدہ :...... معلوم ہوا جو کام سنت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے، جو کہ سراسر گمراہی ہے۔ پس سنت نورِ ہدایت ہے، لہٰذا عمل صالح، نماز اور روزہ سنت کے عین مطابق ہو اور صرف اسی میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

٤۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَنْ يَاْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰى.)) ❸

---

❶ سنن ابن ماجه، بَابُ اِتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، رقم: ١۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ٨٥٠.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجمعه، بابُ تخفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ، رقم: ٨٦٧.

❸ صحيح بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه، رقم: ٧٧٠.

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری تمام امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ! کون ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے؟ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا، اور جس نے میری نافرمانی کی، پس تحقیق اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔''

۵۔ ((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.)) [1]

''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے ملے، اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اور کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کی تو اللہ نے پہلی پچھلی سب لغزشیں معاف کردی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر کا روزہ رکھوں گا کبھی

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم: ٥٠٦٣.

افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، اور پرہیزگار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

٦۔ ((عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا ، وَاِيَّاكُمْ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)) [1]

سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا۔ تم دین میں نئے کاموں سے بچو، کیوں کہ یہ گمراہی ہے تم میں سے جو اس کو پائے اس پر لازم ہے میری سنت کو لازم جانے، اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑے، اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے۔''

نبی کریم ﷺ کی اس وصیت پر عمل کر کے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری نماز چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کی نماز فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں سیکھی اور ادا کی جائے تو امت مسلمہ میں اتحاد و محبت پیدا ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ!

---

[1] سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدعة: ٢٦٧٦۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں سنت کی اہمیت:

(۱)......سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

((لَسْتَ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهٖ إِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَإِنِّي أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهٖ أَنْ أَزِيْغَ .)) [1]

''میں کسی ایسے کام کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے مگر یہ کہ میں اس پر عمل پیرا رہوں گا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے نبی ﷺ کے کام میں سے کسی چیز کو چھوڑ دیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔''

(۲)......ایک بار سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ سوار ہونے لگے تو رکاب میں بسم اللہ کہہ کر پاؤں رکھا پشت پر پہنچے تو الحمد للّٰہ کہا پھر یہ آیت پڑھی:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝﴾ (الزخرف: ۱۳، ۱۴)

پھر تین بار الحمد للّٰہ اور تین بار اللّٰہ اکبر کہا۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھی:

((سُبْحَانَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ .))

پھر مسکرا دیے، لوگوں نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی، بولے: ''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ان ہی پابندیوں کے ساتھ سوار ہوئے اور اخیر میں مسکرا دیے، میں نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب بندہ علم و یقین کے ساتھ یہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔'' [2]

(۳)......اتباع سنت میں تمام صحابہ کرام سے سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بطور خاص ممتاز تھے، رسول اللہ ﷺ حج کے سفر سے واپس آئے تو مسجد کے دروازے پر ناقہ کو بٹھا کر پہلے دو رکعت نماز پڑھی، پھر گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

[1] صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم: ۳۰۹۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، رقم: ٤٥٨٢.

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا ركب، رقم: ٢٦٠٧۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

نے بھی یہی معمول کیا۔ ❶

(۴)...... وہ (یعنی سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کعبہ کے صرف دونوں یمانی رکنوں کو چھوتے تھے، سبتی جوتے پہنتے تھے زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے اور لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے تھے لیکن وہ یوم الترویہ کو احرام باندھتے تھے ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ ''صرف آپ ہی کیوں ایسا کرتے ہیں؟ آپ کے اور اصحاب نہیں کرتے، بولے کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔'' ❷

(۵)......سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک موقع پر فرمایا: قریب ہے کہ تم لوگوں پر آسمان سے پتھر برسیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور تم اس کے مقابلے میں ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال پیش کرتے ہو۔ ❸

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہوتے ہوئے دین میں سیّدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی بات تو نہ چل سکے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری اور اپنے اپنے پیروں، علماء اور مروجہ فرقوں کی بات کو حجت کیسے مانا جا سکتا ہے۔

(۶)......سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع و سجود مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا تو آپ نے اس سے کہا:

((مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم .)) ❹

''تو نے نماز نہیں پڑھی اگر تو ایسے ہی مر گیا تو اس فطرت (دین اسلام) پر نہیں مرے گا جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تھا۔''

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر تراویح کی رکعتیں بڑھانے والوں کو اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، رقم: ۲۷۸۲۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب المناسك، رقم: ۱۷۷۲۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ بحواله كتاب التوحيد، باب ۳۸، ص: ۲۹۶. ❹ صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ۷۹۱.

لیتے کہ یہ لوگ رکوع وسجود کے ساتھ کیا ظلم کرتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا فتویٰ صادر فرماتے؟

ائمہ اربعہ کی نظر میں سنت کی اہمیت

نہ لو قولِ ائمہ گر حدیثوں سے ہو متصادم
امامانِ شریعت کی یہی ہم کو وصیت ہے!

(۱) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی ۱۵۰ھ ارشاد فرماتے ہیں:

((اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثِ فَھُوَ مَذْھَبِیْ .)) ❶

''جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔''

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس قول کے مطابق لوگوں کو اپنی آراء کی طرف دعوت دینے کی بجائے امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور ببانگ دُہل اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اہل حدیث ہوں اور صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو مسح علی الجوربین کی حدیث مل گئی تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا۔ چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن محمد الترمذی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابومقاتل سمرقندی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس مرض الموت میں گیا، پس انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا، آپ جرابیں پہنے ہوئے تھے، پس آپ نے جرابوں پر مسح کیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''فَعَلْتُ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ أَکُنْ أَفْعَلُهُ ، مَسَحْتُ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ ، وَھُمَا غَیْرُ مُنَعَّلَیْنِ . '' ❷

''میں نے آج وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتا تھا، وہ یہ کہ میں نے جرابوں پر

❶ ردّ المحتار علی الدر المختار، لابن عابدین: ۱/ ٦٨.

❷ سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۹۹۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مسح کیا ہے۔''

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک قول اس طرح ہے کہ:

((اِذَا قُلْتُ قَوْلاً یُخَالِفُ کِتَابَ اللّٰہِ وَخَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاتْرُکُوْا قَوْلِیْ .)) [1]

''جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔''

ان اقوال سے ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ قرآن وحدیث کو اپنی بات پر مقدم کرتے تھے، اور جو بات خلاف قرآن وسنت ہوتی، اس سے رجوع کر لیتے تھے، معلوم ہوا کہ امام صاحب تقلید شخصی کو ناجائز سمجھتے تھے، انہوں نے خود کسی شخصیت کی تقلید نہ کی اور نہ اسے جائز قرار دیا، بلکہ اس سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ اس لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے یہ اعلان فرمایا:

((لَا یَحِلُّ لِاَحدٍ اَنْ یَاْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ اَخَذْنَاهُ)) [2]

''کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ہماری بات کو لے۔ جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ بات ہم نے کہاں سے لی ہے؟''

اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دیکھیں، حنفی نماز تو کیا، حنفی نماز کی ایک رکعت کے مکمل مسائل بھی صحیح سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی طرح وہ رسول اور معصوم نہیں تھے اور غلطی کے امکان کی وجہ سے لوگوں کو قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔

(۲) امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیءُ وَاُصِیْبُ ، فَانْظُرُوْا فِیْ رَاْیِیْ ، فَکُلُّ مَا

[1] ایقاظ همم أولی الابصار، ص: ٥٠.

[2] الانتقاء فی فضائل الثلاثة الائمة الفقهاء، ص: ١٤٥۔ البحر الرائق: ٦/٢٩٣۔ تاریخ یحیٰی بن معین بحواله صفة صلاة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، ص: ٤٦.

وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ، وَکُلُّ مَا يُخَالِفُ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُکُوْهُ .)) ❶

''یقیناً میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہوسکتی ہے اور صحیح بھی، لہٰذا میری رائے میں نظر دوڑاؤ، اور جو بات تمہیں کتاب وسنت کے موافق لگے، اسے لے لو، اور جو کتاب وسنت کے مخالف ہو اسے ترک کرو۔''

امام مالک رحمہ اللہ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

((لَيْسَ اَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ، اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .)) ❷

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (علاوہ) ہر شخص کی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور ردّ بھی کی جاسکتی ہے، (مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول ہی کیا جائے گا۔ ردّ نہیں کیا جاسکتا)۔''

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں سنا: امام مالک رحمہ اللہ سے دورانِ وضوء پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ (اہل مدینہ) لوگوں کا اس پر عمل نہیں ہے۔ عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس وقت بات نہ کی۔ جب لوگ چلے گئے تو میں نے آپ سے کہا: ہمارے پاس اس مسئلہ میں ایک سنت ہے۔ تو یہ سن کر انہوں نے کہا، وہ کیا ہے؟ تو میں نے لیث بن سعد اور عبداللہ بن لھیعہ اور عمرو بن حارث اور یزید بن عمرو المعافری از أبو عبدالرحمٰن کے طریق سے سند بیان کی کہ صحابی رسول مستورد بن شداد القرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْلُكُ خِنْصَرَهٗ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ . فَقَالَ:

❶ الجامع لابن عبدالبر: ۲/ ۳۲۔ أصول الاحكام لابن حزم: ۶/ ۱۴۹ الايقاظ، ص: ۷۲۔ صفة صلاة النبی للألبانی، ص: ۴۸.

❷ ارشاد السالك، لابن عبدالهادی: ۱/ ۲۲۷۔ صفة صلاة النبی ﷺ، ص: ۴۹.

"اِنَّ هٰـذَا الْـحَدِيْثَ حَسَنٌ ، وَمَا سَمِعْتُ بِهٖ قَطُّ اِلَّا السَّاعَة . ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ يُسْاَلُ ، فَيَاْمُرُ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ . ")) [1]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے۔تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ''بے شک یہ حدیث حسن ہے، اور میں نے آج سے پہلے یہ حدیث نہیں سنی۔'' جناب عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: ''پھر اس کے بعد جب بھی آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا، تو میں نے انہیں انگلیوں کے خلال کرنے کا فتویٰ دیتے سنا۔''

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ حدیث رسول اللہ ﷺ سن کر اپنی بات پر ڈٹے نہیں رہتے تھے، بلکہ حدیث کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے اسے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے تھے۔ پس ان سے تقلید شخصی کے جواز کا نظریہ محض باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ (آمین)

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر فرمانِ محمدؐ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

(۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((اَجْـمَـعَ الْـمُسْلِمُوْنَ عَلَى مَنْ اِسْتَبَانَ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَدَعَهَا لِقَوْلِ اَحَدٍ .)) [2]

''مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس کسی کے لیے رسول مقبول ﷺ کی سنت واضح ہو جائے تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اسے کسی کے قول کی وجہ

[1] الجرح والتعديل، لابن ابی حاتم: ۱، /۳۱-۳۲۔ امام مالک نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔
[2] الايقاظ، ص: ۶۸.

سے چھوڑ دے۔''

مزید فرماتے ہیں:

((اِذَا وَجَدْتُّمْ فِیْ کِتَابِیْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَعُوْا مَا قُلْتُ .)) ❶

''جب تم میری کتاب میں کوئی خلاف سنت بات دیکھو تو تم رسول کریم ﷺ کی سنت کو اختیار کرنا، اور میری بات کو چھوڑ دینا۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا وَجَدْتُّمْ سُنَّةً فَاتَّبِعُوْهَا وَلَا تَلْتَفِتُوْا اِلٰی قَوْلِ اَحَدٍ .)) ❷

''جب تم کوئی سنت پاؤ تو اس کی پیروی کرو اور کسی کے بھی قول کی طرف نہ دیکھو۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

((اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ .)) ❸

''جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے، پس وہی میرا مذہب ہے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک دن مجھے کہا:

''تمہارے پاس حدیث اور اسماء الرجال کا علم مجھ سے زیادہ ہے۔ پس جب بھی کوئی صحیح حدیث ملے تو مجھے بتاؤ، خواہ وہ حدیث کوفی، بصری یا شامی ہو، تاکہ میں اسے اپنا مذہب قرار دوں۔'' ❹

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک اور عظیم الشان فرمان ہے کہ:

''جب میں کوئی صحیح حدیث بیان کروں اس پر عمل نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا

---

❶ تاریخ مدینه دمشق: ۵۱/ ۳۸۶.

❷ تاریخ مدینه دمشق: ۵۱/۳۸۶۔ حلیة اولیاء: ۹/ ۱۱۴.

❸ المجموع شرح المذهب: ۱/ ۱۰۴.

❹ تاریخ مدینه دمشق: ۵۱/ ۳۸۶.

ہوں کہ اس وقت میری عقل زائل ہو چکی ہوگی۔'' ❶

امام شافعی رحمہ اللہ اتباعِ سنت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ، اور اپنی تقلید سے منع کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

''میری کوئی بھی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لائق اتباع ہے۔'' ((فَلَا تُقَلِّدُوْنِیْ .)) ''پس میری تقلید نہ کرنا۔'' ❷

امام شافعی رحمہ اللہ کی حدیث سے بہت زیادہ محبت تھی۔ امام اہل السنۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے:

((مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَتْبَعَ لِلْحَدِیْثِ مِنَ الشَّافِعِیِّ .)) ❸

''میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ متبع حدیث کسی کو بھی نہیں پایا۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

((إِذَا اصَحَّ الْحَدِیْثُ وَقُلْتُ قَوْلًا فَاَنَا رَاجِعٌ عَنْ قَوْلِیْ وَقَائِلٌ بِذَلِكَ .)) ❹

''میری جو بات صحیح حدیث کے خلاف ہو، میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔''

اسی طرح حرملہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا؛

''مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔'' یعنی حدیث کی مدد کرنے والا۔ ❺

قارئین کرام! ائمہ ثلاثہ یعنی مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ اہل سنت اور اہل حدیث کے نام سے معروف تھے۔ اس پر یہ اقوال شاہد عدل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی قرآن و سنت، فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ محدثین کے منہج پر اہل سنت

❶ تاریخ مدینة دمشق: ٥١ / ٣٨٦.

❷ تاریخ مدینه دمشق: ٥١ / ٣٨٦- حلیة الاولیاء: ٩ / ١١٣.

❸ حلیة اولیاء: ٩ / ١١٤.

❹ حلیة الأولیاء: ١٠٧/٩- إعلام الموقعین: ٣٦٣/٢ بمعناه.

❺ حلیة اولیاء: ٩ / ١١٤.

والجماعت کے گروہوں میں سے صرف جماعت اہل حدیث ہی ہے جو کہ اس پر عمل پیرا ہے اور وہی محدثین کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔

(۴) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

کہتے ہیں ابوحنیفہ شافعی صحیح حدیث ہے مذہب ہمارا
ہے قول احمد مالک نہ کرو تقلید یہ ہے منہج ہمارا

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَى شَفَا هَلَكَةٍ .)) [1]

''جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کو ردّ کیا تو وہ شخص ہلاکت کے دھانے پر ہے۔''

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی تقلید سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((لَا تُقَلِّدْنِيْ ، وَلَا تُقَلِّدْ مَالِكًا وَلَا الشَّافِعِيَّ وَلَا الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا الثَّوْرِيَّ ، وَخُذْ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا .)) [2]

''تم میری تقلید نہ کرنا، اسی طرح مالک، شافعی، اوزاعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کی تقلید نہ کرنا۔ بلکہ (مسائل) وہاں سے حاصل کرنا، جہاں سے ان ائمہ نے اخذ کیے ہیں۔ (یعنی کتاب وسنت سے)''

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

((لَا تُقَلِّدْ دِيْنَكَ اَحَدًا مِنْ هٰؤُلَاءِ ، مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ ، فَخُذْ بِهٖ ، ثُمَّ التَّابِعِيْنَ مُخَيَّرًا .)) [3]

''تم اپنے دین میں ان میں سے کسی کی تقلید نہ کرنا، جو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوا ہے اسے قبول کرو، رہے تابعین عظام رحمہم اللہ تو

[1] صفة صلاة النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ص: ۵۳. [2] الایقاظ، ص: ۱۱۳.
[3] مسائل الامام احمد، لابی داؤد، ص: ۲۷۶، ۲۷۷ بحواله صفة صلاة النبیؐ، ص: ۵۳.

تمہیں ان کے اقوال کو قبول وردّ کرنے کا اختیار ہے۔‘‘

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

((رَأْیُ الْاَوْزَاعِیْ ، وَرَاْیُ مَالِكٍ ، وَرَاْیُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ كُلُّهٗ رَاْیٌ ، وَهُوَ عِنْدِیْ سَوَاءٌ وَاِنَّمَا الْحُجَّةُ فِیْ الْآثَارِ .)) ❶

’’امام اوزاعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کی رائے تو رائے ہی ہے۔ میرے نزدیک ان کا درجہ حجت نہ ہونے میں برابر ہے۔ دلیل و حجت تو صرف احادیث وآثار ہیں۔‘‘

سبحان اللہ! آج لوگ ان کی تقلید کو اتباع رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ترجیح دے رہے ہیں۔ اور امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا ہے۔ لہٰذا یہ لوگ امت مسلمہ کے فراق، انتشار اور باہمی جنگ وجدال کے ذمہ دار ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کی توفیق بخشے ؏

گر نہیں تجھ میں جستجوئے حق کا ذوق و شوق
امتی کہلا کر پیغمبر کو تو رسوا نہ کر
ہے فقط توحید و سنت امن و راحت کا طریق
فتنۂ جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر

❀❀❀❀

❶ جامع بیان العلم، لابن عبد البر: ٢/ ١٤٩.

باب دوم:

میں رفع الیدین کیوں کروں؟

نماز میں رفع الیدین ہے سنت رسولؐ کی
ملتا ہے ثواب اور خوشنودی الرّحمٰن کی

نماز میں رفع الیدین کرنا امام اعظم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، اہل بیت رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، تبع تابعین، محدثین کرام، فقہا اسلام اور اہل علم کا اس پر عمل صحیح اسناد اور تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ پس اس سنت کا مذاق اڑانا اور کہنا کہ:

۱ رفع الیدین کرنا ''چہرے سے مکھیاں اڑانے'' کے مترادف ہے۔

۲ ارے بھئی! آپ تو ایسے لگ رہے تھے جیسے نماز میں اڑنے کی کوشش کر رہے تھے وغیرہ۔ انتہائی گھناؤنا عمل ہے۔

۳ بقول مولوی عاشق الٰہی میرٹھی: ''بعض حنفیوں نے اہلحدیث یعنی غیر مقلدین زمانہ کو رفع الیدین پر کافر کہنا شروع کر دیا تھا۔'' [1]

۴ اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شروع زمانہ میں رفع الیدین کرتے تھے اور بعد میں چھوڑ دیا تھا۔ اور یہ اس لیے کیا جاتا تھا کہ لوگ نئے مسلمان تھے وہ بغلوں میں بت لے کر آتے تھے، پھر جب ان کا اسلام پختہ ہو گیا تو رفع الیدین منسوخ ہو گیا۔

یہ سب بلا دلیل اپنی طرف سے گھڑی ہوئی فضول باتیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں شک کے مترادف ہے۔ بلکہ یقینی طور پر ایسے ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں دس ایسی احادیث موجود ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور مدینہ منورہ میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زندگی میں مسلمان ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین

---

[1] تذكرة الخليل، ص : ١٣٢، ١٣٣، حاشيه.

سے بھی رفع الیدین ثابت ہے، تو پھر کب منسوخ ہوا؟ یہ صرف فرقہ بندی، اپنے ائمہ کی بات کو امام الانبیاء ﷺ کی سنت پر ترجیح دینا اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔

اہل سنت والجماعت، امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں کا درجہ ہے، اور ان کی مشترکہ احادیث متفق علیہ کہلاتی ہیں۔ رفع الیدین کی حدیث متفق علیہ بھی ہے، پھر بھی کوئی رفع الیدین نہیں کرتا تو امتیوں کے رتبہ کو رحمۃ العالمین ﷺ سے بڑھانے کی سازش نہیں تو اور کیا ہے کہ جس پر وحی بھی نہ اترے اور نبی بھی نہ ہو۔ اس کی بات کو بلا دلیل حجت اور حرف آخر مان لیا جائے۔ یہ کیسی سرکارِ دو عالم ﷺ سے محبت ہے؟

رفع الیدین سنت بلکہ سنتِ متواترہ ہے:

علامہ مجدد الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ سفر السعادت میں لکھتے ہیں کہ رفع الیدین کی اتنی کثیر احادیث وآثار ہیں جو چار صد تک پہنچ جاتے ہیں اور رفع الیدین سنت متواترہ ہے۔ [1]

علمائے احناف میں سے علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی نے اسے متواتر تسلیم کیا ہے۔ [2]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رفع الیدین کی روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی تعداد نے بیان کی ہے کہ شاید اس سے زیادہ تعداد نے دوسری کوئی حدیث روایت نہیں کی۔'' [3]

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((هَذَا مِنَ السُّنَّةِ .)) [4] ''یہ سنت ہے۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((مَنْ تَرَكَهُ فَقَدْ تَرَكَ السُّنَّةَ .)) [5]

''جس نے رفع یدین چھوڑا گویا کہ اس نے سنت کو چھوڑ دیا۔''

امام محی السنۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] سفر السعادة، ص: ۱۸، طبع قطر.
[2] العرف الشذی: ۱/ ۱۲٤.
[3] نيل الأوطار: ۲/۳/۹.
[4] جزء رفع اليدين، ص: ۲۲.
[5] أعلام الموقعين، ص: ۲۵۷.

((أَنَّ مَالِكًا فِيْ آخِرِ عُمُرِهِ ذَهَبَ السُّنِّيَّتِهِ .)) ❶

''امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے آخر میں یہ موقف اختیار کرلیا تھا کہ یہ سنت ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اِتَّـفَقَتْ عَلَى رِوَايَةِ هٰذِهِ السُّنَّةِ الْعَشْرَةُ الْمَشْهُوْدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَكَابِرِ الصَّحَابَةِ .)) ❷

''عشرہ مبشرہ اور دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رفع الیدین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔''

امام حاکم اور ابوالقاسم ابن منزہ فرماتے ہیں: ''ہمیں کسی ایسی سنت کا پتا نہیں، جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پر چاروں خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہوں، اگرچہ خود دور دراز ممالک میں پھیلے ہوئے تھے، سوائے اس سنت (رفع الیدین) کے۔'' ❸

رفع الیدین کے سنت متواترہ ہونے کی مزید تفصیل کے لیے آپ حدیث متواتر پر لکھی جانے والی کتب حدیث ملاحظہ فرمائیں: نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر، ص: ٥٨، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت ، قطف الأزهار المتناثرة فی الأخبار المتواترة، ص: ٩٥، مطبوعة المکتب الإسلامی بیروت ، الآلي المتناثرة في الأحاديث المتواترة ، ص: ٢٠٧، مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت ، وغیرها .

امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں لکھا ہے کہ:

---

❶ تنویر العینین، ص : ٣٢. ❷ تلخیص الحبیر، ص : ٨٠.

❸ فتح الباری: ٢٢٠/٢ـ نصب الرایة، باب صفة الصلاة: ٤١٧/١، ٤١٨.

((فَلَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْهُمْ عِلْمٌ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْأَيْدِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ)) ❶

''ائمہ دین میں سے کسی کے پاس بھی نبی علیہ السلام کے ترک رفع الیدین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔اسی طرح کسی صحابی سے بھی رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں ہے۔''

اور رسولِ مکرم، محمد مصطفیٰ ﷺ نے حکم فرمایا کہ:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ .)) ❷

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

اگر نماز کو سنت رسول ﷺ کے مطابق نہیں پڑھیں گے تو قبولیت کی اہم شرط گم ہوجائے گی۔سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع وسجود مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا، تو آپ نے اس سے کہا:

((مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مَحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .)) ❸

''تم نے نماز نہیں پڑھی، اگر تم ایسے ہی مرگئے تو اس دین فطرت پر نہیں مروگے، جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔''

سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بغیر کیا ہوا عمل گمراہی ہے۔سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

((لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ .)) ❹

''اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دوگے تو گمراہ ہوجاؤ گے......''

❶ جزء رفع اليدين بخاری، ص: ۱۳۲. ❷ صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ٦٣١.
❸ صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ۷۹۱.
❹ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: ٦٥٤/٢٥٧.

رفع الیدین کا ثواب:

رفع الیدین نماز کی زینت اور باعث اجر وثواب ہے۔ چنانچہ نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کی زینت رفع الیدین ہے۔'' ❶

ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نماز میں رفع الیدین کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے۔ ❷

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو مقصد تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کا ہے، وہی مقصد رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ہے اور یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی رحمت ﷺ کی اتباع ہے۔'' ❸

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ:

''نماز میں جو شخص رفع الیدین کرتا ہے تو اس کے لیے ہر ایک اشارے کے بدلے ایک انگلی پر ایک نیکی یا درجہ ملتا ہے۔'' ❹

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت کو امام اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل، علامہ ہیثمی اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے بھی رفع الیدین کے متعلق قرار دیا ہے، لہٰذا یہی بات صحیح ہے۔ ❺

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اپنی نماز میں اپنے ہاتھ کے ساتھ جو اشارہ کرتا ہے اس کے عوض اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔'' ❻

❶ جزء رفع الیدین، ص: ٥٩. ❷ جزء رفع الیدین، ص: ١٧.

❸ کتاب الأم: ١/٩١۔ السنن الکبری للبیهقی: ٢/٨٢.

❹ الفوائد للبحیری (ق٣٩/٢)۔ مسند الفردوس، للدیلمی: ٤/٣٤٤۔ معجم کبیر، للطبرانی: ٢٩٧/٧۔ مجمع الزوائد: ٢/١٠٣۔ سلسلة الصحیحة: رقم: ٣٢٨٦.

❺ معرفة السنن والآثار للبیهقی: ١/٢٢٥.

❻ طبرانی کبیر: ١٧/٢٩٧۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ٣٢٨٦.

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رفع الیدین نماز کی زینت ہے، ایک مرتبہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی۔ ❶

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رفع الیدین کرنا نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔'' ❷

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾﴾ (الانعام: ١٦٠)

''جو شخص نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا ملے گا، اور جو برائی کرے گا تو اسے اس کے برابر سزا دی جائے گی، اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔''

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جو نیکی کرے گا، اسے دس گنا یا زیادہ اجر ملے گا، اور جو برائی کرے گا اسے ویسا ہی ملے گا یا میں اسے معاف کردوں گا، اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوگا میں اس سے دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر قریب ہوں گا، اور جو میری طرف چل کر آئے گا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔'' ❸

مزید برآں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾﴾ (البقرہ: ٢٦١)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن کی مثال اُس دانے کی ہے،

---

❶ طحاوی: ١٥٢/١.　　❷ کتاب الصلاۃ، ص: ٥٦.

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٢٦٨٧۔ مسند أحمد: ١٥٣/٥.

جس نے سات خوشے اُگائے، ہر خوشہ میں سو دانے تھے، اور اللہ جس کے لیے
چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے، اور اللہ بڑی کشائش والا اور علم والا ہے۔''

ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملیں تو چار رکعت والی نماز میں صرف رفع الیدین کرنے سے انسان سو (100) نیکیاں حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ پانچوں نمازوں کی نیکیاں (430) بنتی ہیں اور اسلامی سال کے (360) دن ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ایک سال میں (154800) نیکیاں حاصل ہوں گی۔

اگر سنن راتبہ کو دیکھا جائے تو وہ ایک دن میں ''بارہ'' رکعت ہیں۔ جن میں رفع الیدین کی تعداد (60) ہے۔ اس لحاظ سے انسان سنن راتبہ ادا کرنے پر ایک دن میں چھ سو (600) نیکیاں حاصل کرے گا۔ جبکہ ایک سال کی نیکیاں دو لاکھ سولہ ہزار (216000) بنیں گی۔

سنن راتبہ اور فرائض میں صرف رفع الیدین پر حاصل ہونے والی نیکیاں تین لاکھ ستر ہزار آٹھ سو (370800) تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ مزید اخلاص پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کو سات سو گنا زیادہ بڑھا دیں اور یہ نیکیاں (259560000) تک پہنچ جائیں۔ اور اگر کوئی شخص نماز تہجد، اشراق، چاشت، توابین، نماز تسبیح اور دیگر نوافل کا عادی ہے تو اس کی نیکیاں تو اور ہی زیادہ ہوں گی۔ "ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رفع الیدین کرنا

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

ا۔ حدیث سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

((قَالَ الْبَیْهقِی اَخْبَرْنَا اَبُوْ عبداللّٰہ الحافظ ثَنَا اَبُوْ عَبْد اللّٰہ الصفار املاء من اصل کتابه قَالَ: قَالَ: ابو إِسْمَاعِیْلَ مُحَمَّدُ بْن اِسمَاعِیْلَ

السلمی: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِی النُّعْمَان مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ ، وَحِيْنَ رَكَعَ ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَيُوْبَ السَّخْتِيَانِيّ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِی رَبَاحٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَه مِنَ الرَّكُوْعِ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ ، وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ . رواته ثقات .)) [1]

’’امام بیہقی فرماتے ہیں کہ امام حافظ ابوعبداللہ الحاکم نے ہمیں حدیث سنائی، کہا کہ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن الصفار الزاہد نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی کہ ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی کہتے ہیں، کہ میں نے ابو النعمان محمد بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے، اور رکوع سے اُٹھتے وقت، اپنے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھائے، پھر ان سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز

[1] السنن الکبریٰ، للبیهقی : ۲/۷۳۔ التلخیص الحبیر: ۱/۲۱۹۔ المهذب فی اختصار السنن الکبیر للذهبی : ۲/۴۹۔ امام بیہقی نے اس کے راویوں کو ’’ثقہ‘‘ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی اور ابن حجر نے ان کی موافقت فرمائی ہے۔

پڑھی، انھوں نے نماز پڑھی تو نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، رکوع سے سر اُٹھاتے وقت، اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھایا، میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا، میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ (استاد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) تابعی کو دیکھا کہ انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھایا۔ میں نے پوچھا، تو انہوں نے کہا میں سیّدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ بھی نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اُٹھاتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا، میں نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ بھی نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کرتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اُٹھایا کرتے تھے، اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی برحق، رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، اور رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اُٹھاتے تھے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

فائدہ:

❶ ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے والہانہ شیفتگی میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی کی آخری نماز جو مسجد میں پڑھی، وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، اور اس حدیث میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گواہی دے رہے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز بھی رفع الیدین کے ساتھ پڑھی، لہٰذا نسخ کا کہنا جہالت اور مذہبی تعصب سے خالی نہیں۔

❷ ...... یہ روایت مسلسل ہے۔ اور مسلسل اس حدیث کو کہتے ہیں: ''کہ جس کے راوی اداء کے صیغوں، صفات اور حالات میں متفق ہوں، مثلاً ہاتھوں کی انگلیوں کو ہاتھوں میں ڈالنا، مصافحہ کرنا اور ڈاڑھی کو پکڑنا وغیرہ۔'' ❶

یہ ضروری نہیں کہ سارے رواۃ متفق ہوں بلکہ ''مسلسل'' کہلانے کے لیے اکثر کا اتفاق ضروری ہے۔

مسلسل روایت راویوں کے تام الضبط ہونے پر دلالت کرتی ہے، اس لحاظ سے وہ صحت کے اعلیٰ درجے پر ہوتی ہے۔ ❷

اب اس روایت پر غور فرمائیں کہ یہ اوّل تا آخر مسلسل ہے۔ روایت کا ہر راوی، تابعین، تبع تابعین، صحابہ، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تک سے رفع الیدین ثابت ہے، اور روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں، لہٰذا یہ روایت صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے۔

حدیث مذکور پر اعتراضات اور ان کے جوابات:

اعتراض (۱): اس حدیث کی سند میں ایک راوی محمد بن فضل السدوسی عارم ابوالنعمان ہے، تقریباً ۲۱۳ھ میں اس کا حافظہ متغیر ہوگیا تھا جس کی وجہ سے اختلاط کا شکار ہوگیا اور اس کی عقل زائل ہوگئی۔

جواب: یاد رہے کہ محمد بن فضل سدوسی نے حافظہ کے تغیر کے بعد کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((تَغَيَّرَ قَبْلَ مَوْتِهِ فَمَا حَدَّثَ .)) ❸

''موت سے پہلے اس کا حافظہ متغیر ہوگیا، اس نے اس کے بعد کوئی حدیث بیان نہیں کی۔''

---

❶ معجم مصطلح الحديث.

❷ تيسير مصطلح الحديث، ص : ١٧٤ ـ ١٧٧ ـ علوم الحديث، از ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر، ص : ٤٨٠ ـ ٤٨٤ .

❸ الكاشف : ٢/ ١١٠ .

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَا ظَهَرَ لَهُ بَعْدَ اِخْتِلَاطِهِ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَهُوَ ثِقَةٌ .)) ❶

''اختلاط کے بعد اس سے کوئی منکر روایت ظاہر نہیں ہوئی اور یہ ثقہ راوی ہے۔''

پس معترضین یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ محمد بن فضل السدوسی نے حافظہ کے تغیر کے بعد یہ حدیث بیان کی ہو۔ جب اس کی کوئی روایت ثابت ہی نہیں تو جرح بالکل فضول اور عبث ہے۔

(۲)...... مذکورہ روایت کے مطابق محمد بن فضل السدوسی امام تھے اور محمد بن اسماعیل السلمی مقتدی تھے۔ بھلا جس شخص کی عقل زائل ہو جائے اسے امام کون بناتا ہے؟

ستیاناس ہو فرقہ بندی کا جس کی بنا پر حق کو چھپایا جاتا ہے۔

۲۔ احادیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

پہلی حدیث:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا ، وَقَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ .)) ❷

'' سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے ،اسی طرح جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے (تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے) جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو اپنے

---

❶ میزان الإعتدال : ۸/٤، نیز دیکھیں: سیر أعلام النبلاء: ۲٦۷/۱۰.

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی مع الافتتاح سواء، رقم: ۷۳۵۔ صحیح مسلم، رقم: ۳۹۰۔ صحیح ابن خزیمه: ۱/ ۲۳۲۔ صحیح ابن حبان: ۳/ ۱٦۸۔ مسند ابی عوانه: ۲/ ۹۰۔ سنن ترمذی: ۱/ ۵۹، رقم: ۲۰۰۔ منتقی ابن الجارود، رقم: ۱۷۷،۱۷۸۔ شرح السنة: ۳/۳۰، رقم: ۵۵۹۔ الإستذکار: ۲/۱۲۵.

دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اُٹھاتے اور (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہتے، اور سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے تھے۔''

فائدہ ......: حافظ عراقی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

((فيه فوائد: الأولى فيه رفع اليدين فى هذه المواطن الثلاثة عند تكبيرة الإحرام وعند الركوع وعند الرفع منه وبه قال أكثر العلماء من السلف والخلف .)) ❶

''اس حدیث میں کئی فوائد ہیں: پہلا فائدہ اس میں یہ ہے کہ رفع الیدین ان تین مقامات پر ثابت ہے، نماز شروع کرتے وقت، رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد، اور اکثر علماء سلف وخلف کا یہی قول ہے۔''

دوسری حدیث:

((عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم .))❷

''نافع (استاد امام مالک) سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع جاتے تو رفع الیدین کرتے، جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور اس حدیث کو ابن عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کرتے تھے۔''

---

❶ طرح التثريب: ٢/٢٥٢.

❷ صحيح بخارى، كتاب الأذان، رقم: ٧٣٩.

تیسری حدیث:

((اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ .)) [1]

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آخر عمر میں ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔''

فائدہ ......: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان صحابہ میں سے ہیں جو اتباع سنت میں ممتاز تھے، اور جنہوں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ زندگی کی آخری نمازیں پڑھیں۔ مزید برآں وہ رسول اللہ ﷺ سے رفع الیدین بھی روایت کرتے ہیں جیسا کہ ابھی گزرا ہے پس معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری زندگی میں بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ اور اگر نبی کریم ﷺ آخر عمر میں رفع الیدین نہ کرتے ہوتے تو وہ کبھی بھی رفع الیدین روایت نہ کرتے، بلکہ ترک رفع الیدین روایت کرتے۔ واللہ اعلم!

جدول احادیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

مذکورہ بالا روایات سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو تلامذہ سے مروی ہیں۔ اور وہ ان کے بیٹے سالم اور دوسرے امام نافع، اُستاد امام مالک رحمہ اللہ ہیں۔ امام نافع کے تلامذہ موسیٰ بن عقبہ، ایوب، عبید اللہ اور ارطاۃ بن المنذر ہیں، جبکہ سالم کے شاگرد ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ ہیں۔ یہ روایات تقریباً انیس (۱۹) کتب حدیث میں موجود ہیں۔ جدول کی مدد سے اس تفصیل کو خوب سمجھ لیجیے گا۔

[1] صحيح بخاري، كتاب العلم، رقم: ۱۱٦.
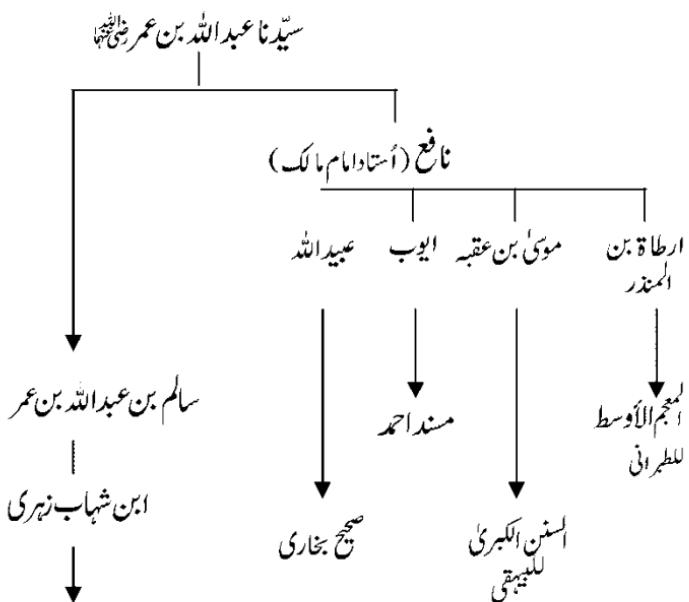
صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه
مسند احمد، مؤطا مالك، مسند حمیدی، مسند أبو عوانة، جزء البخاری،
الفوائد التمام للرازی، منتقی ابن الجارود، السنن الکبریٰ، صحیح ابن حبان،
مصنف عبدالرزاق، التمهید، معرفة الصحابة للأصبهانی

۳۔ حدیث سیّدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ:

((عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ .))[1]

''سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین

[1] جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۷۴، رقم: ۷۔ صحیح ابن خزیمه: ۱/ ۲۹۵۔ صحیح ابن حبان: ۳/ ۱۷۵.

کرتے تھے۔''

فائدہ :......جب نبی کریم ﷺ ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک کے لیے تیاریوں میں مصروف تھے تو سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سمیت مدینہ منورہ تشریف لائے اور مشرف بہ اسلام ہوئے، رخصت کرتے وقت نبی اکرم ﷺ نے ان کو تاکید فرمائی کہ تم نماز اسی طرح پڑھنا جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔اور سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا تھا۔

سیّدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ سنہ ۹ ھ تک رفع الیدین ہوتا تھا اور خود سیّدنا مالک رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی رفع الیدین کا تھا۔جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ صحابی، نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بھی رفع الیدین پر عمل کرتے تھے، جیسا کہ ان سے جلیل القدر تابعی ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں۔

۴۔حدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ جَعَلَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا سَجَدَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا یَفْعَلُهُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .)) [1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے تھے، اور جب رکوع کرتے تھے تب بھی اسی طرح کرتے تھے، اور جب سجدہ کرتے تھے، (یعنی سجدے کے لیے رکوع سے سیدھے ہوتے تھے) تب بھی اسی طرح کرتے تھے، سجدے سے اُٹھتے وقت اسی طرح نہیں کرتے تھے جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تھے تو رفع الیدین

[1] صحیح ابن خزیمه، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین عند القیام من الجلسه فی الرکعتین الاولین للتشهد، رقم: ٦٩٣۔ ابن خزیمہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

کرتے تھے۔"

۵۔حدیث سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

((عَنْ عَلِی بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَـدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .)) [1]

"سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھاتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ،اور جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اوپر اُٹھاتے۔"

فائدہ ......: مولوی فیض احمد ملتانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ [2]

٦۔حدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ:

((عَـنْ اَنَـسٍ قَـالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ .)) [3]

"سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے ،اور جب رکوع جاتے اور اسی طرح جب رکوع سے سیدھے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔"

فائدہ :...... یہ حدیث حمید الطّویل عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے مروی ہے۔ اور

[1] جزء رفع اليدين للبخاری، ص: ٥٦، رقم: ١۔ مسند احمد: ١/ ٩٣۔ صحيح ابن خزيمه: ١/ ٢٩٤۔ ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

[2] نماز مدلل،ص:١٣٧، ١٣٨،طبع مکتبہ حقانیہ، ملتان۔

[3] مسند ابی یعلی: ٦/ ٤٢٤۔٤٢٥۔ جزء رفع اليدين، للبخاری: ٨/ ٧۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوٰت والسنة فيها، رقم: ٨٦٦۔ سنن دار قطنی: ١/ ٢٩٠۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

بریلوی فقیہ اعظم مولوی ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی حمید عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق کے بارہ میں ایک مقام پر امام دارقطنی اور مولوی نیموی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: " رواتہ کلھم ثقات "اور" اسنادہ جید . " ❶

۷۔ احادیث سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ:

سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ حضر موت (یمن) کے شہزادے تھے۔ وہ اسلام کی محبت لے کر مدینہ آ گئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا، اور ان کے لیے اپنے علاقہ میں زمین کا حصہ مقرر فرمایا، اور ان کو لکھا ہوا حکم نامہ دیا۔ اور فرمایا یہ اپنے قبیلے کا سردار ہے۔ ❷

پہلی حدیث:

((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ، كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرٰى ، فَلَمَّا أَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ .)) ❸

" سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدین کیا، اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا، پھر اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹا، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو کپڑے سے ہاتھ نکال کر رفع الیدین کیا، اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر رکوع کیا، اور جب "سَمِعَ اللّٰهُ

❶ نماز حنفی مدلل، ص: ۹۵، ۲۳۴۔ طبع فرید بک سٹال، لاہور۔
❷ الاصابة : ۳/ ۵۹۵.
❸ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ۸۹۶.

لِمَنْ حَمِدَہ" کہا تب بھی رفع الیدین کیا، اور سجدہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔"

دوسری حدیث:

((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرِ الحضرمی قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ ...... قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فِي الشَّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ .)) [1]

"سیّدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت، اور جب رکوع کیا، اور جب رکوع سے سیدھے کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا......۔

سیّدنا وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دوبارہ آپ کے پاس سردی کے موسم میں آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، اور میں نے دیکھا کہ وہ ان کے اندر سے رفع الیدین کر رہے تھے۔"

فائدہ: ......سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زندگی میں مسلمان ہوئے۔ اور سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے، سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۹ اور ۱۰ ہجری میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رفع الیدین کرتے تھے۔ پس جو بھی رفع الیدین کی منسوخیت کا قائل ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے بعد کی کوئی حدیث پیش کرے۔ کیونکہ ناسخ منسوخ سے متاخر ہوتا ہے۔ اب اگر سنہ ۱۰ھ کے بعد کی کوئی ترک یا منسوخیت رفع الیدین کی حدیث ہے تو پھر بات بنتی ہے، وگرنہ خالی منسوخیت کا دعویٰ کرنے

[1] مسند حمیدی: ۲/۳٤۲.

سے منسوخیت ثابت نہیں ہوتی۔

سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ یمن کے شہزادے تھے اور بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے آنے سے تین دن پہلے ہی آپ کی بشارت دے دی تھی۔ ❶

۹ ہجری میں جو وفود سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان میں سیّدنا وائل رضی اللہ عنہ کی آمد کا بھی ذکر کیا ہے۔ ❷

سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۱۰ ہجری میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ آئے تھے۔ ❸

۱۰ ہجری کو بھی سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کا ہی مشاہدہ فرمایا۔ ❹

چنانچہ علامہ ابوالحسن السندھی الحنفی رقم طراز ہیں:

''سیّدنا مالک بن الحویرث اور سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما رفع الیدین بیان کرنے والے وہ راوی ہیں، جنھوں نے آپ کی آخری عمر میں آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ پس ان دونوں صحابہ کا ''عند الركوع والرفع منه'' کے وقت رفع الیدین بیان کرنا، رفع الیدین کے تاخر اور اس کے دعویٰ نسخ کے بطلان کی دلیل ہے۔ ہاں! اگر نسخ ماننا ہی ہے تو ترک رفع الیدین کو منسوخ مانا جائے۔'' ❺

۸۔ حدیث فلطان بن عاصم جری رضی اللہ عنہ:

سیّدنا فلطان بن عاصم جری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُمْ يُصَلُّوْنَ فِيْ الْبَرَانِسِ وَالْأَكْيِفَيَةِ يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ......الخ .)) ❻

---

❶ کتاب الثقات ابن حبان: ۳/ ۴۲۴، ۴۲۵.

❷ البداية والنهاية: ۷۱/۵. ❸ صحيح ابن حبان: ۳/ ۱۶۸.

❹ سنن ابی داؤد، رقم: ۷۲۷۔ سنن نسائی، رقم: ۱۱۵۸۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❺ حاشیہ ابن ماجہ: ۱/ ۲۸۲۔ طبع دار الجیل، بیروت.

❻ فوائد تمام للرازی: ۱۰۲/۱۔ طبقات محدثی أصبهان: ۷۶/۲۔ تاریخ أصبهان: ۱۶۲/۲.

''میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ اپنے صحابہ سمیت رفع یدین کیا کرتے تھے۔''

تنبیہ: ہمارے مسلمان بھائی! ان احادیث نبویہ ﷺ کو پڑھنے کے بعد آئندہ صفحات میں آنے والی نماز میں محبت رسول ﷺ کے دعوے کا عملی اظہار بھی ہونا چاہیے۔ وگرنہ زبانی محبت کا دعویٰ بغیر عملی ثبوت کے اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾﴾ (محمد: ٣٣)

''اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ، عَضُّوْا، عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ .)) [1]

''میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، بلکہ اسے اپنی ڈاڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں خلفاء راشدین، خلفاء اربعہ، سیّدنا ابوبکر صدیق، عمر، عثمان اور عمر رضی اللہ عنہم کی سنت پر عمل کرنا فرض ہے، اور ذیل کی احادیث مبارکہ میں دیکھیں، تو پتا چلے گا کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے، اب حق چار یار کا نعرہ لگانے والے رفع الیدین کے تارک کیوں ہیں؟ بات سمجھ سے باہر ہے۔ حقیقی طور پر محبان صحابہ واہل سنت والجماعت وہی لوگ ہیں جو فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عمل پیرا ہیں۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے نماز شروع کرتے، رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا۔'' [2]

---

[1] سنن ابن ماجه، المقدمه، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، رقم: ٤٢ ـ سنن ترمذی، رقم: ٢٦٧١ ـ سنن أبوداؤد، رقم: ٤٦٠٧ ـ إرواء الغليل، رقم: ٢٤٥٥. المشكاة، رقم: ١٦٥ ـ صلاة التراويح، رقم: ٨٨ـ٨٩ـ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] السنن الكبرىٰ للبيهقی: ٢/٧٣.

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ❶

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جس وقت نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، رفع الیدین کرتے اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی ثابت ہے اور اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔ ❷

عبداللہ بن قاسم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے کہا: لوگو! ذرا اپنے چہرے میری طرف کرلو، میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر بتاتا ہوں، جو آپ خود پڑھتے تھے، اور ویسی ہی نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے، پس سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ قبلہ رو کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ دونوں کو اپنے کندھوں کی سیدھ میں برابر کیا۔ پھر اللہ اکبر کہا، پھر رکوع کیا اور اسی طرح رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا تو قوم کے لوگوں سے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے، شیخ نے کہا کہ اس کی سند کے راوی معروف ہیں۔ ❸

سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

امام بیہقی اور حاکم نے کہا ہے کہ:

((فَقَدْ رُوِيَ هٰذِهِ السُّنَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہم .)) ❹

❶ السنن الکبریٰ للبیھقی: ۲/۲۳. ❷ السنن الکبری للبیھقی۔ الکنٰی للدولابی، ص: ۷۳.

❸ تخریج الھدایة، ص: ۲۱۶.

❹ التعلیق المغنی، ص: ۱۱۱۔ جزء رفع یدین سبکی، ص: ۹.

''سنت رفع الیدین ابوبکر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔''

امام بیہقی فرماتے ہیں:

((لِأَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ثُمَّ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ .)) [1]

''یعنی رفع الیدین نبی کریم ﷺ اور خلفاء الراشدین پھر تمام صحابہ اور تابعین سے ثابت ہے۔''

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھوں کو اونچا اور کاندھوں کی سیدھ اور محاذ میں کر لیتے۔ اسی طرح جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعت پڑھ کر اٹھتے رفع الیدین کرتے تھے۔ [2]

نیز امام بخاری رحمہ اللہ جزء رفع الیدین کے شروع میں یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

((أَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ .))

''بے شک وہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے:

ہر کسی کو چاہیے کہ وہ اسی ایمان سے متصف ہو جائے، جس ایمان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متصف تھے اور جس کا ذکر قرآن کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں ہے، تو وہ بندہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] السنن الکبریٰ: ۲/ ۸۱.

[2] جزء القرأة للبخاری، ص: ٦ ۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۳۹ ۔ مسند أحمد: ۳/ ١٦٥ ۔ سنن ابن ماجه، ص: ٦٢ ۔ صحيح ابن خزيمه، رقم: ٥٨٤ .

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾﴾

(البقرہ: ۱۳۷)

''پس اگر یہ تمہاری طرح ایمان لے آئیں، تو راہِ راست پر آ گئے، اور اگر انہوں نے حق سے منہ پھیرلیا، تو وہ مخالفت وعداوت پر آ گئے، پس اللہ آپ کے لیے ان کے مقابلے میں کافی ہوگا، اور وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

((إِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ أَصْحَابِیْ ، أَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ .)) [1]

''تم میرے بعد میرے صحابہ کی اقتداء کرنا، جیسے ابوبکر وعمر ہیں، اور عمار کی سیرت کو اپناؤ اور ایسے ہی ابن مسعود کی بیان کردہ باتوں کو مضبوطی سے تھام لو۔''

پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قابل اتباع واقتداء ہے، نبی کریم ﷺ کی سنت کو صحابہ کے فہم وعمل کے مطابق سمجھ کر اس پر عمل کریں گے تو بات بنے گی وگرنہ سنت رسول کو نہ تو صحیح معنوں میں سمجھا جاسکتا ہے اور نہ ہی اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خلفاء اربعہ کی طرح دوسرے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ لہٰذا رفع الیدین کرنا سنت ہے جو کہ منسوخ نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی نماز پڑھی، جس کا اس وقت وجود تک نہ تھا، بلکہ تقلید آباء کی راہ کی بجائے اتباع رسول اور محبت رسول ﷺ کی راہ اختیار کی، اور یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حسن بصری، حمید بن ہلال اور سعید بن جبیر رحمہم اللہ بغیر کسی استثنیٰ کے فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی ابتداء میں، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر

---

[1] صحیح الجامع الصغیر، رقم: ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۲۵۱۱۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۱۲۳۳.

اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“ ❶

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ”تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنے استاد حافظ ابوالفضل رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

((أَنَّهُ تَتَبَّعَ مَنْ رَوَاهُ مِنَ الصَّحَابَةِ فَبَلَغُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا .)) ❸

”انھوں نے صحابہ کرام کے متعلق تتبع کیا تو وہ پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جو رفع الیدین کی روایت بیان کرتے ہیں۔“

١۔ ((عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّمَا اَيْدِيْهِمُ الْمَرَاوِحُ يَرْفَعُوْنَهَا اِذَا رَكَعُوْا ، وَاِذَا رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ .)) ❹

”حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ہاتھ پنکھوں کی طرح ہوتے تھے کہ رکوع کرنے اور رکوع سے سیدھے ہونے کے وقت ہاتھ اوپر اُٹھاتے تھے۔“

٢۔ ((عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا صَلُّوْا كَانَ اَيْدِيْهِمْ حِيَالَ آذَانِهِمْ كَأَنَّهَا الْمَرَاوِحُ .)) ❺

”حمید بن ہلال رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نماز میں رفع الیدین کرتے تھے، ان کے ہاتھ پنکھوں کی طرح اوپر نیچے ہوتے تھے۔“

٣۔ ((عَنْ اَبِی مُوْسٰی الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: هَلْ اُرِيْكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ

❶ جزء رفع الیدین: ٣٤، ٤٨، ٤٩۔ السنن الکبری، للبیهقی: ٢/٧٥، رقم: ٢٥٢٤، ٢٥٢٥.

❷ المحلیٰ، مسألة رفع الیدین عند......: ٢/٥٨٠.　❸ فتح الباری: ٢/٢٢٠.

❹ جزء رفع الیدین، ص: ١٠٨۔ مصنف ابن ابی شیبه: ١/٤٣٥۔ سنن الکبریٰ، للبیهقی: ٢/٧٥۔ المحلی، لابن حزم: ٤/٨٩.

❺ جزء رفع الیدین، ص: ١٠٨.

قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَاصْنَعُوْا ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .)) ❶

''سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: کیا تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاؤں اور سکھاؤں؟ پھر ''اَللّٰهُ اَكْبَر'' کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے، پھر رکوع کے لیے تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ اوپر اُٹھائے، پھر (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہہ کر ہاتھ اوپر اُٹھائے، پھر کہا اسی طرح کیا کرو اور سجود میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

٤۔ ((عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهُ رَاَی مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَنَعَ هٰكَذَا .)) ❷

''ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب انھوں نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی، اور رفع الیدین کیا، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو رفع الیدین کیا، اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو رفع الیدین کیا، اور انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔''

٥۔ ((عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِی الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِيْنَ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ ، وَحِيْنَ تَرْكَعُ ، فَاِذَا قَالَتْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَتْ يَدَيْهَا ، وَقَالَتْ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .)) ❸

---

❶ سنن دار قطنی، کتاب الصلاۃ: ١/ ٢٩٢۔ الاوسط، لابن المنذر: ٣/ ١٣٨۔ حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے راوی ''ثقہ'' ہیں۔ تلخیص الحبیر: ١/ ٢١٩.

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی الاولی مع الافتتاح سواء، رقم: ٧٣٧۔ صحیح مسلم: ١/ ١٥٨۔ صحیح ابن خزیمہ: ١/ ٢٩٥۔ صحیح ابن حبان: ٣/ ١٧٥.

❸ جزء رفع الیدین، ص: ١٠٠، رقم: ٣٥.

”عبد ربہ سلیمان بن عمیر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ امّ درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھاتی تھیں، جب نماز شروع کرتی تھیں اور جب رکوع کرتی تھیں، اور جب ”سمع الله لمن حمده“ کہتی تھیں تو ”ربنا ولك الحمد“ بھی کہتی تھیں۔“

٦۔ ((عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ)) [1]

”عباس بن سہل فرماتے ہیں کہ ابوحمید، ابواُسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمۃ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے پھر رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرنے لگے۔ ابوحمید نے کہا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں، پس وہ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو رفع الیدین کیا، اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔“

فائدہ ......: یہ روایت سنن ابوداؤد (۷۳۰) اور سنن ترمذی (۳۰۴) میں موجود ہے، اس میں ہے کہ ابوحمید الساعدی نے دس صحابہ کی مجلس میں کہا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جانتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی تو تمام صحابہ نے اس پر کہا کہ ((صَدَقْتَ هٰكَذَا يُصَلِّىْ .))...... ”آپ نے سچ کہا؛ سیّد المرسلین ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔“

---

[1] جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۷۳، رقم: ۵.

اس میں بھی رکوع سے سر اٹھاتے، اور دو رکعتوں سے اُٹھ کر رفع الیدین کرنا موجود ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کی بات ہے کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کی نماز پر گفتگو کرتے ہیں ورنہ وہ کہہ دیتے چلو سامنے چل کر دیکھ لیتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص حدیث ابوحمید سننے کے باوجود رکوع میں جاتے اور اس سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتا تو اس کی نماز ناقص ہوگی۔'' ❶

۷۔ ((عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ قَالَ: رَأَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَیْثُ کَبَّرَ، وَاِذَا رَکَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّکُوْعِ .)) ❷

''ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ تکبیر تحریمہ کہتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

۸۔ ((عَنْ عَطَاءٍ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ: رَأَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَأَبَا سَعِیْدٍ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَیْرِ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ حِیْنَ یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاۃَ ، وَإِذَا رَکَعُوْا ، وَإِذَا رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ مِنَ الرَّکُوْعِ .)) ❸

''(امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اُستاد) عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن زبیر، سیدنا ابوسعید اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا کہ نماز شروع کرنے کے وقت، اور رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی کو رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے کنکریاں مارتے اور فرماتے کہ رفع الیدین نماز کی زینت ہے۔ ❹

---

❶ صحیح ابن خزیمه: ۱/ ۲۹۸۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ جزء رفع الیدین، للبخاری، ص: ۹٤ ، رقم: ۲۱. ❸ جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۱۵۲.

❹ جزء رفع الیدین، ص: ۸٦۔ مسند حمیدی: ۲/ ۲۷۷.

۱۰۔ ((عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ إِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْهِ، وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ یَدَیْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْهِ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ)) ❶

''(اُستاد امام مالک رحمہ اللہ) نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں داخل ہوتے وقت تکبیر کہتے، اور رفع الیدین کرتے۔ اور جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہتے تھے تو رفع الیدین کرتے، اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تھے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے نبی مکرم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں۔''

فائدہ ......: امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر مسلمانوں کے لیے رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔ ❷

۱۱۔ ((عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ، وَاِذَا رَکَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَیَقُوْلُ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.)) ❸

''ابو زبیر سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھاتے تھے، اور جب رکوع کرتے تھے اور رکوع سے سر اوپر اُٹھاتے تھے، تب بھی اسی طرح ہاتھ اوپر اُٹھاتے تھے، اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح ہاتھ اوپر اُٹھاتے تھے۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۳۹۰.

❷ التلخیص الحبیر: ۱/ ۲۱۸.

❸ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، رقم: ۸۶۸۔ مسند السراج، ص: ۶۲۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

۱۲۔ عبداللہ بن القاسم فرماتے ہیں کہ:

((بَيْنَمَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَقْبِلُوْا عَلَيَّ بِوُجُوْهِكُمْ أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ وَيَأْمُرُ بِهَا، فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَا بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ، كَبَّرَ ثُمَّ غَضَّ بَصَرَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَا بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ رَكَعَ وَكَذٰلِكَ حِيْنَ رَفَعَ قَالَ لِلْقَوْمِ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا)) [1]

''لوگ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: ''لوگو! اپنے چہرے میری طرف کرو، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں، جو آپ پڑھتے تھے، اور جس کا حکم دیتے تھے۔ پس آپ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوگئے، اور اپنے کندھوں تک رفع الیدین کیا، اور ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہا۔ پھر آپ نے اپنی نظر جھکالی، پھر آپ نے رفع الیدین کیا۔ حتی کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہوگئے، پھر آپ نے تکبیر کہی، پھر رکوع کیا، اور اسی طرح رفع الیدین کیا، جب آپ رکوع سے کھڑے ہوئے۔ آپ نے نماز کے بعد لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح نماز پڑھاتے تھے۔''

۱۳۔ ((عَنْ عَاصِمٍ قَالَ رَأَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَيَرْفَعُ كُلَّمَا رَكَعَ ، وَرَفَعَ رَأْسَهُ

---

[1] نصب الراية ۱/۴۱۶۔ مسند الفاروق، لابن کثیر، ص: ۱۶۵، ۱۶۶۔ شرح ترمذی، لابن سیّد الناس ۲/۲۱۷، واللفظ له.

مِنَ الرَّكُوْعِ)) ❶

''عاصم سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب انھوں نے نماز شروع کی تکبیر کہی، اور رفع الیدین کیا، اور جب رکوع کیا کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔''

۱٤۔ سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شروع نماز میں، رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد رفع الیدین کرتے تھے۔ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔'' ❷

خلاصه: ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے:

① ابوبکر صدیق
② عمر بن خطاب
③ عثمان بن عفان
④ علی بن ابی طالب
⑤ مالک بن حویرث
⑥ ابوموسیٰ اشعری
⑦ عبداللہ بن زبیر
⑧ انس بن مالک
⑨ عبداللہ بن زبیر
⑩ عبداللہ بن عباس
⑪ وائل بن حجر
⑫ جابر بن عبداللہ
⑬ ابوسعید
⑭ ابوحمید اور
⑮ فلطان بن عاصم جری رضی اللہ عنہم اجمعین۔

جدول

مذکورہ احادیث کا خلاصہ اس جدول کی مدد سے سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ وہ بارہ

---

❶ جزء رفع اليدين، رقم: ٢٠، ٥٦، ص: ٩٣.

❷ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: ٧٥/٢.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کی روایت کرتے ہیں۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ←

- ← **سیّدنا ابوبکر صدیق** رضی اللہ عنہ: السنن الکبریٰ للبیھقی: ۲/۷۳۔
- ← **سیّدنا عمر بن خطاب** رضی اللہ عنہ: تخریج الھدایة، ص: ۲۱٦.
- ← **سیّدنا علی بن أبی طالب** رضی اللہ عنہ: مسند أحمد: ۱/۹۳۔
- ← **سیّدنا عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما: صحیح بخاری، رقم: ۱۱٦ و ۷۳۵۔
- ← **سیّدنا أنس بن مالک** رضی اللہ عنہ: سنن ابن ماجة، رقم: ۸٦٦۔
- ← **سیّدنا ابو ہریرۃ** رضی اللہ عنہ: صحیح ابن خزیمه، رقم: ٦۹۳.
- ← **سیّدنا وائل بن حجر** رضی اللہ عنہ: صحیح مسلم، رقم: ۸۹٦۔
- ← **سیّدنا مالک بن حویرث** رضی اللہ عنہ: صحیح ابن خزیمه: ۱/۲۹۵۔
- ← **سیّدنا ابوموسیٰ اشعری** رضی اللہ عنہ: سنن دارقطنی: ۱/۲۹۲۔
- ← **سیّدنا أبوحمید الساعدی** رضی اللہ عنہ: في عشرة من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم جزء رفع الیدین، ص: ۷۳.
- ← **سیّدنا جابر بن عبداللہ** رضی اللہ عنہ: سنن ابن ماجه، رقم: ۸٦۸۔
- ← **سیّدنا فلطان بن عاصم جری** رضی اللہ عنہ: تاریخ أصبهان: ۲/۱٦۲۔

تابعین کا رفع الیدین کرنا

تابعین عظام رحمہم اللہ کا گروہ بھی قابل اقتداء ہے۔ کیونکہ وہ خیر القرون میں شامل ہیں اور انہوں نے علم بالواسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پروردہ آغوشِ رسالت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے:

((خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ .)) ❶

''تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، (یعنی صحابہ کرام) پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین) پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے۔'' (تبع تابعین)

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے، تو تابعین عظام رحمہم اللہ نے اس سنت کو اپنایا اور ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہے۔

۱۔ ((عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ صَبِیْحٍ قَالَ: رَأَیْتُ مُحَمَّدًا وَالْحَسَنَ وَاَبَا نَضْرَةَ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءً وَطَاؤُسًا وَمُجَاهِدًا وَالْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ وَنَافِعًا وَابْنَ اَبِیْ نَجِیْحٍ إِذَا افْتَتَحُوْا الصَّلٰوةَ رَفَعُوْا اَیْدِیْهِمْ وَإِذَا رَکَعُوْا ، وَإِذَا رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ مِنَ الرُّکُوْعِ)) ❷

''ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین، حسن بصری، ابونضرۃ، قاسم بن محمد (سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) عطاء بن ابی رباح (ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) طاؤس یمانی، مجاہد، حسن بن مسلم، نافع (امام مالک کے استاد) اور

❶ صحیح بخاری، کتاب الشهادات، رقم: ۲٦٥۱.

❷ جزء رفع الیدین، ص: ٦٧۔ التمهید: ۲۱۸/۹.

عبداللہ بن ابی نجیح رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔''

۲۔ ((عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِیْ عَیَاشٍ یَقُوْلُ: لِکُلِّ شَیْءٍ زَیْنَةٌ وَزِیْنَةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَرْفَعَ یَدَیْكَ إِذَا کَبَّرْتَ ، وَإِذَا رَکَعْتَ ، وَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرَّکُوْعِ)) ❶

''محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ نعمان بن ابی عیاش سے میں نے سنا، کہتے تھے کہ ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کے لیے زینت یہ ہے کہ جس وقت تکبیر تحریمہ کہو، جس وقت رکوع کرو اور جس وقت رکوع سے سیدھے کھڑے ہو تو دونوں ہاتھ اوپر اُٹھاؤ یعنی رفع الیدین کرو۔''

۳۔ ((عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: رَأَیْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ اِذَا کَبَّرَ فِی الصَّلَاةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی تَکُوْنَا حَذْوَ أُذُنَیْهِ ، وَإِذَا رَکَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رأْسَهُ مِنَ الرَّکُوْعِ .)) ❷

''داؤد بن ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ تابعی کو دیکھا کہ جب پہلی تکبیر کہتے اور جس وقت رکوع کرتے، اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو کانوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔''

٤۔ ((عَنْ عِکْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَیْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءًا وَمَکْحُوْلًا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیْهِم فِی الصَّلَاةِ اِذَا رَکَعُوْا وَإِذَا رَفَعُوْا .))❸

''عکرمہ بن عمار سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ، قاسم بن

❶ جزء رفع الیدین، ص: ٥٩.

❷ مصنف عبدالرزاق: ٦٩/٢۔ التمهید: ٢٢٨/٩.

❸ جزء رفع الیدین، رقم: ٦٢.

محمد، عطاء (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اُستاد) اور مکحول کو دیکھا کہ نماز میں رکوع کرتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔''

۵۔ ((عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِيْ الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ تُزَيِّنُ بِهِ صَلَاتَكَ)) ❶

''عبدالملک بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے نماز میں رفع الیدین کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ ایک ایسا عمل ہے، جس سے تو اپنی نماز کو مزین کرتا ہے۔''

۶۔ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام بخاری رحمہ اللہ جزء رفع الیدین میں لکھتے ہیں:

((عَمْرُوا بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ لَيَسْأَلُنِيْ أَنْ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَاسْتَأْذَنْتُ لَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: الَّذِيْ جَلَدَ أَخَاهُ فِيْ اَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ أَنْ كُنَّا لَنُؤَدَّبُ عَلَيْهِ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ .)) ❷

''عمرو بن مہاجر نے کہا: عبداللہ بن عامر مجھے کہتے ہیں کہ میں انہیں خلیفۃ المسلمین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس لے جاؤں، میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے جب اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ عبداللہ بن عامر وہی ہے جس نے اپنے بھائی کو رفع الیدین کرنے پر کوڑا مارا تھا۔ ہمیں تو رفع الیدین سکھایا جاتا تھا، جب کہ ہم مدینہ میں بچے تھے۔ پس عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔''

❶ جزء رفع اليدين، رقم: ۱۰۸۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: ۷۵/۲.

❷ جزء رفع اليدين، رقم: ۱۷.

درج ذیل تابعین، فقہاء سے بسند صحیح رکوع سے پہلے اور بعد میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے:

1. حسن بصری
2. عطاء بن ابی رباح (استاد امام ابوحنیفہ)
3. طاؤس (شاگرد ابن عباس رضی اللہ عنہ)
4. مجاہد
5. نافع (مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ و اُستاد امام مالک)
6. سالم
7. سعید بن جبیر رحمہم اللہ [1]
8. ابوقلابہ
9. ابن ابی نجیح
10. حسن بن مسلم
11. عبداللہ بن دینار
12. عمر بن عبدالعزیز
13. قاسم بن محمد
14. قیس بن سعد
15. محمد بن سیرین
16. نعمان بن ابی عیاش اور
17. مکحول رحمہم اللہ [2]

جدول:

قارئین کرام! تابعین عظام رحمہم اللہ نے علم نبوت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا تھا، اور جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں بتلایا، وہ اُس پر عمل پیرا رہے۔ رفع الیدین کرنا تابعین عظام رحمہم اللہ سے ثابت ہے۔ ذیل میں دیے گئے جدول کی مدد سے آپ کو بات اچھی طرح سمجھ آجائے گی کہ تابعین نے یہ سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اخذ کی اور انہوں نے اسے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا۔ پس اگر کوئی شخص تابعین کی اقتداء کرنے والا ہو تو بھی رفع الیدین کا تارک نہیں ہوسکتا۔ اس جدول میں آپ دیکھیں گے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد محترم جناب عطاء ابن ابی رباح رحمہ اللہ رفع الیدین کی حدیث کے راوی ہیں اور وہ خود بھی رفع الیدین

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع، رقم: ۲۵۶.

[2] جزء رفع الیدین للإمام البخاری: ۵۶، ۶۳، ۶۴.

کرتے تھے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے کہ صحیح حدیث میرا مذہب ہے تو ایسی عظیم ہستی کی تقلید کرتے ہوئے رفع الیدین نہ کرنا ریت کی دیوار پر عمارت قائم کرنے کے مترادف ہے۔ واللہ اعلم!

سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

↓

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما — مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ — ابوبکر رضی اللہ عنہ

ابوبکر رضی اللہ عنہ ↓ عطاء بن ابی رباح استاذ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ↓ السنن الکبریٰ للبیہقی

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ↓ ابوقلابہ ↓ صحیح بخاری، صحیح مسلم

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ↓ نافع — سالم — طاؤس

نافع استاذ امام مالک رحمہ اللہ ↓ صحیح بخاری، مسند احمد، السنن الکبریٰ للبیہقی

سالم ↓ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ

طاؤس ↓ مصنف عبدالرزاق

تبع تابعین اور ائمہ کرام کے عمل کی روشنی میں رفع الیدین

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝﴾ (النساء: ٥٩)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے اقتدار والوں کی، پھر اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اسی میں بھلائی ہے اور انجام کے اعتبار سے یہی اچھا ہے۔''

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِيْ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَى أَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ.)) [1]

''جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے میرے امیر کی اطاعت

[1] صحیح بخاری، کتاب الأحکام، رقم: ۷۱۳۷.

کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ امام احمد نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کی قیادت میں ایک فوجی دستہ بھیجا۔ دستہ کے امیر کسی بات پر لوگوں سے ناراض ہو گئے، تو انہوں نے ایک آگ جلوائی اور لوگوں کو اس میں کودنے کے لیے کہا، دستہ کے ایک نوجوان نے لوگوں سے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں۔ جب انہوں نے واپس آنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے کہا کہ اگر تم لوگ اُس میں کود جاتے تو اس سے کبھی نہ نکلتے، امیر کی اطاعت بھلائی کے کام میں ہوتی ہے۔ ❶

علامہ طیبی لکھتے ہیں کہ ''وَأَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ'' میں فعل کا اعادہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول کی اطاعت مستقل ہے۔ اور ''وَأُولِى الامر'' میں فعل کا عدمِ اعادہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی اطاعت مشروط ہے۔ اگر ان کا حکم قرآن وسنت کے مطابق ہوگا تو اطاعت کی جائے گی، ورنہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ''اولی الامر'' سے مراد اہل فقہ و دین ہیں اور مجاہد، عطا اور حسن بصری وغیرہم کے نزدیک اس سے مراد علماء ہیں۔

لیکن بظاہر حق یہ ہے کہ تمام اہل حل وعقد، امراء اور علماء مراد ہیں۔ ❷

پس تبع تابعین اور ائمہ ھدیٰ کا وہ عمل جو کتاب وسنت کے مطابق ہوگا قابل اقتداء ہے۔ ذیل کی بحث سے معلوم ہوگا کہ ائمہ ھدیٰ اور تبع تابعین بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ جو کہ سنت رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔ پس متبعین ائمہ کو رفع الیدین سے انکار کیوں ہے؟

---

❶ صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم: ٤٥٨٤. ❷ تيسير الرحمن، ص: ٢٦٩.

❀ امام عبداللہ بن مبارک (شاگرد امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ) فرماتے ہیں کہ؛

((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَرْفَعُ فِي الصَّلَاةِ لِكَثْرَةِ الْأَحَادِيْثِ وَجَوْدَةِ الْأَسَانِيْدِ)) [1]

''یعنی رسول اللہ ﷺ سے اتنی زیادہ احادیث صحیح وعمدہ اسانید کے ساتھ مروی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کو نماز میں رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔''

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ عطاء بن ابی رباح (استاد ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کے متعلق لکھتے ہیں:

''ایوب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا؛

((يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ .)) [2]

''کہ وہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔''

امام مالک رحمہ اللہ:

امام مالک رحمہ اللہ بھی تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اپنی نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [3]

امام مالک اپنی موطا میں یہ حدیث مبارک نقل کرتے ہیں؛ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيضًا ، وَقَالَ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ

---

[1] السنن الكبرىٰ، للبيهقي : ٢/٧٩.

[2] السنن الكبرىٰ، للبيهقي : ٢/ ٧٣.

[3] فتح البارى شرح صحيح بخارى للحافظ ابن حجر: ١/ ٢٢٠، باب رفع اليدين.

الْحَمْدُ" وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ .)) ❶

"رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے، تو دونوں ہاتھ دونوں مونڈھوں کے برابر اُٹھاتے تھے، اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے، تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اُٹھاتے، اور کہتے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" اور سجدوں میں ہاتھ نہ اُٹھاتے، نہ سجدے کو جاتے وقت۔"

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((رَوَى ابْنُ وَهْبٍ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَأَشْهَبُ وَأَبُوا الْمُصْعَبِ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى حَدِيْثِ بْنِ عُمَرَ هَذَا إِلَى أَنْ مَاتَ)) ❷

"یعنی امام ابن وہب، امام ولید بن مسلم، امام سعید بن ابی مریم، امام اشہب اور امام ابومصعب امام مالک کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے موافق نماز میں رفع الیدین کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔"

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِي وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ .)) ❸

"امام مالک، معمر، اوزاعی، ابن عیینہ، ابن المبارک، امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔"

---

❶ موطا امام مالك بروایة ابن القاسم، ص: ۱۱۳، رقم: ۵۹۔ والموطا بالروایة الثمانیة (۱۷۰) ۳۷۵/۱، ۳۷۶ بتحقیق الشیخ سلیم الهلالی حفظه اللّٰه۔ والموطا، ص: ۸۰، رقم: ۷۸، بتحقیق عبدالمجید ترکی، بیروت.

❷ التمهید: ۲۱۳/۲، ۲۲۲.

❸ سنن ترمذی: ۲۷/۲، طبع بیروت.

امام عبداللہ بن وہب المصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام مالک بن انس کو دیکھا، آپ نماز شروع کرتے وقت، رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے، اس کے راوی ابوعبداللہ محمد بن جابر بن حماد المروزی الفقیہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے محمد بن عبداللہ بن الحکم سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ امام مالک کا قول اور فعل ہے جس پر وہ فوت ہوئے ہیں، اور یہی سنت ہے، میں اسی پر عمل کرتا ہوں اور حرملہ بھی اسی پر عمل کرتا ہے۔ [1]

امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا رفع الیدین کے بارے ذکر مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے:

① جـامع ترمذی، مع عارضة الاحوذی: ٢/ ٥٧، جامع ترمذی مع تخریج احمد شاکر: ٢/ ٣٧.
② طرح التثریب، للعراقی: ٢/ ٢٥٣/ ٢٥٤.
③ التمهید، لابن عبدالبر: ٩/ ٢١٣، ٢٢٢، ٢٢٣، ورواه بأسانید من طرق عنه.
④ الاستذکار: ٢/ ١٢٤.
⑤ شرح صحیح مسلم للنوی: ٤/ ٩٥.
⑥ المجموح شرح المهذب: ٣/ ٣٩٩.
⑦ المغنی لابن قدامه: ١/ ٢٩٤.
⑧ نیل الاوطار للشوکانی: ٢/ ١٨٠ـ ٤/ ١٨٠.
⑨ معالم السنن للخطابی: ١/ ١٩٣.
⑩ شرح السنة للبغوی: ٣/ ٢٣.
⑪ المحلی لابن حزم: ٤/ ٨٧.
⑫ المفهم للقرطبی بحواله تحفة الاحوذی: ١/ ٢٢٠ وغیرهم. [2]
⑬ مؤطا امام محمد، ص:٨٩.

---

[1] تاریخ دمشق: ١٣٤/٥٥.

[2] بحواله نور العینین، ص: ١٧٠، طبع مکتبه اسلامیه، فیصل آباد.

بعض الناس کا مالکیوں کی غیر مستند کتاب ''المدوّنہ'' کے حوالے سے امام مالک کا مسلک عدم رفع یدین بیان کرنا درست نہیں۔ کیونکہ امام مالک رحمہ اللہ کے قریبی ومشہور تلامذہ ان سے رفع الیدین بیان کرتے ہیں جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ بلکہ موطا میں امام مالک رحمہ اللہ سے بسند صحیح رفع الیدین کی حدیث ثابت ہے۔ اور امام مالک کے اساتذہ اور تلامذہ بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں کیا خوب فرماتے ہیں:

((لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ سَمِعَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ، وَعِنْدَ الرَّكُوْعِ ، وَالرَّفْعِ مِنَ الرَّكُوْعِ أَنْ يَتْرُكَ الْاِقْتِدَاءَ بِفِعْلِهِ ﷺ)) ❶

''جو شخص رسول اللہ ﷺ کی شروع نماز، رکوع سے پہلے، اور بعد میں رفع الیدین والی حدیث سن لے، اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اس پر عمل نہ کرے، اور اقتداء سنت کو چھوڑ دے۔''

علامہ سبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رفع الیدین کو واجب، اور ضروری قرار دیتے ہیں۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ رفع الیدین کا کیا معنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

((تَعْظِيْمُ اللّٰهِ وَاتِّبَاعُ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ .)) ❷

''کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور سنت نبوی ﷺ کی اتباع ہے۔''

السنن الکبریٰ، للبیهقی (۲/ ۸۲) پر لکھا ہے کہ: امام الربیع نے ان سے عند الرکوع، رفع الیدین کے متعلق سوال کیا تھا تو انہوں نے یہ جواب دیا:

---

❶ طبقات الشافعية الكبرىٰ: ۱/ ۲٤۲. ❷ كتاب الأم: ۱/ ۹۱.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((تَارِكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ تَارِكٌ لِلسُّنَّةِ .)) ❶

''رفع الیدین کا تارک سنت کا تارک ہے۔''

مزید برآں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَبِهٰذَا نَقُوْلُ فَنَأْمُرُ كُلَّ مُصَلٍّ ، اِمَامًا وَمَامُوْمًا ، اَوْمُنْفَرِدًا ، رَجُلاً اَوْ اِمْرَأَةً اَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ .)) ❷

''ہمارا مذہب یہی ہے، اور ہم ہر نماز پڑھنے والے، خواہ وہ امام ہو، یا مقتدی یا منفرد، مرد ہو یا عورت سب کو نماز شروع کرتے، رکوع میں جاتے، اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم دیتے ہیں۔''

امام شافعی رحمہ اللہ قریشی النسل تھے، فقہ حنفی، مالکی اور حنبلی کو بھی جانتے تھے، امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے تھے، کتاب وسنت، فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین و تبع تابعین پر گہری نظر رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رفع الیدین کا حکم دیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

مسائل الامام احمد، لابی داؤد السجستانی (رقم:۲۳۴۔۲۳۵، ص:۵۰) پر ہے کہ:

((رَأَيْتُ أَحْمَدَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ ، وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ كَرَفْعِهِ عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ يُحَاذِيَانِ أُذُنَيْهِ وَرُبَّمَا قَصَرَ عَنْ رَفْعِ الاِفْتِتَاحِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ قِيْلَ لَهُ: رَجُلٌ سَمِعَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ ، هُوَ تَامُّ الصَّلٰوةِ ؟ قَالَ:

---

❶ اعلام الموقعین، ص: ۲۵۷.

❷ كتاب الأم، للشافعی: ۱/ ۱۲۶.

تَمَامُ الصَّلوٰةِ لَا اَدْرِيْ وَلٰكِنْ هُوَ عِنْدِيْ فِيْ نَفْسِهِ مُتَغَرِّضٌ)) ❶

''میں نے امام احمد کو دیکھا ہے وہ رکوع سے پہلے، اور بعد میں بھی شروع نماز کی طرح رفع الیدین کانوں تک کرتے تھے، اور بعض اوقات شروع نماز والے رفع الیدین سے ذرا تقصیر کر کے رفع الیدین کرتے تھے۔ اور میں نے امام احمد رحمہ اللہ کو کہتے سنا جب ان سے کہا گیا کہ: ایک شخص رفع الیدین کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث سنتا ہے اور پھر بھی رفع الیدین نہیں کرتا۔ کیا اس کی نماز پوری ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: پوری نماز ہونے کا تو مجھے معلوم نہیں ہے، ہاں وہ فی نفسہ نقص والی نماز ہے۔''

فائدہ......: جو لوگ رفع الیدین نہیں کرتے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی نمازوں کو ناقص قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ جاننے والا کون ہوسکتا ہے؟ جنھوں نے امام اہل السنہ کا لقب پایا، اور حدیث کی سب سے ضخیم کتاب مسند لکھنے کا شرف بھی حاصل کیا۔

ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''امام احمد بن حنبل بلا شبہ تمام ائمہ سے زیادہ حدیثوں کے جامع اور عالم تھے۔ آپ کا حال یہ تھا کہ آپ ایسی کتابوں کی تالیف کو ناپسند کرتے تھے، جن میں مسائل کی تفریع اور رائے کو جمع کیا گیا ہو۔'' ❷

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے اور اپنی زندگی کی آخری نماز مرض الموت میں رفع الیدین کے ساتھ ادا کی۔

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ:

امام بخاری رحمہ اللہ بھی رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے۔ درج ذیل نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں۔

❶ المنهج لأحمد : ١/ ١٥٩. ❷ مناقب ابن الجوزی، ص: ١٩٢.

❶ ......قرآن مجید کے بعد ''اصح الکتب'' صحیح بخاری شریف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ رفع الیدین کی پانچ روایات صحیح بخاری میں لائے ہیں جو کہ محبت رسول ﷺ کی زبردست دلیل ہیں۔

❷ ...... امام بخاری رحمہ اللہ کا جزء رفع الیدین لکھنا اُمت مسلمہ کے لیے دلیل ہے کہ یہ سنت ثابت اور متواترہ ہے۔ لہٰذا نسخ رفع الیدین کا دعویٰ بلا دلیل اور تاویلات فاسدہ پر مبنی ہے۔

❸ ...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی ایک صحابی رسول ﷺ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ رفع الیدین نہ کرتا ہو اور اس روایت کی سند رفع الیدین کرنے والی روایات سے زیادہ صحیح ہو۔'' ❶

❹ ...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ازواج ان رفع الیدین نہ کرنے والوں سے زیادہ جاننے والی تھیں کیونکہ وہ نماز میں رفع الیدین کرتی تھیں۔'' ❷

❺ ...... امام بخاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ائمہ دین میں سے کسی کے پاس بھی نبی ﷺ سے ترک رفع الیدین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح کسی صحابی سے بھی رفع یدین نہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ ❸

❻ ...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (شاگرد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) رفع الیدین کیا کرتے تھے اور اپنے وقت کے مشہور علماء میں سے تھے۔ پھر اگر کسی کو سلف سے علم نہ ہو تو وہ کم از کم ابن المبارک کی اتباع ہی کر لے۔ جس میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین کی اتباع کی، بہ نسبت اس شخص کے جس کو علم ہی نہ ہو۔'' ❹

❼ ......امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ: ''علماء مکہ، اہل حجاز، عراق، شام، بصرہ اور یمن کی ایک بڑی تعداد سے (رفع الیدین کی) روایات ہم تک پہنچی ہیں۔'' ❺

---

❶ جزء رفع الیدین : ٥٦٠۔ السنن الکبریٰ للبیهقی : ٢/٧٤، رقم : ٢٥٢٣.

❷ جزء رفع الیدین، ص : ١٠٠، رقم : ٣٥. ❸ جزء رفع الیدین، ص : ١٣٢.

❹ انسائیکلوپیڈیا آف اثبات رفع الیدین، ص : ٢١٧، ٢١٨.

❺ جزء رفع الیدین، ص : ٣٤.

❽ ...... امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ: ''عبد اللہ بن الزبیر (الحمیدی) علی بن عبداللہ (المدینی) یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، اسحاق بن ابراہیم (راھویہ) رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث کو رفع یدین کے بارے مروی ہیں حق اور ثابت سمجھتے تھے۔ اور یہ لوگ اپنے زمانے کے (بڑے) علماء میں سے تھے۔ اور اسی طرح عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایات کیا گیا ہے۔''❶

❾ ...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ''علی بن عبداللہ (المدینی) جو کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے نے کہا: زہری عن سالم عن ابیہ کی روایت کی وجہ سے مسلمانوں پر یہ حق (اور ضروری) ہے کہ رفع یدین کریں۔''❷

❿ ...... امام بخاری رحمہ اللہ کے اصحاب، اہل حدیث بھی رفع الیدین کرتے تھے، چنانچہ امام حاکم فرماتے ہیں:

((یُظْهِرُوْنَ فِیْ آرَاءِ اَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنْ اِفْرَادِ الْإِقَامَةِ وَرَفْعِ الْأَیْدِیْ مِنَ الصَّلٰوات وَغَیْرِ ذٰلِكَ .)) ❸

''اصحاب بخاری رفع الیدین اور اکہری اقامت کے قائل تھے۔''

علماء اہل سنت، ائمہ کرام اور فقہائے عظام رحمہم اللہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے:

① امام مالک ② امام معمر ③ امام اوزاعی

④ امام ابن عیینہ ⑤ امام عبداللہ بن مبارک (شاگرد امام ابوحنیفہ)

⑥ امام شافعی ⑦ امام احمد بن حنبل ⑧ امام اسحاق بن راھویہ ❹

⑨ ابوالزبیر ⑩ اللیث بن سعد ⑪ یحییٰ بن سعید القطان

⑫ عبدالرحمٰن بن مهدی ⑬ یحییٰ بن یحییٰ الاندلسی (شاگرد خاص امام مالک) اور

⑭ امام بخاری رحمہم اللہ ❺

---

❶ جزء رفع الیدین، ص : ٣٥.
❷ جزء رفع الیدین، ص : ٣٥-٣٦.
❸ سیر اعلام النبلاء : ١٢/٤٦٥.
❹ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: ٢٥٦.
❺ السنن الکبریٰ، للبیهقی، باب رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الأس منه، رقم: ٢٣٥٦.

جدول

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ تابعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ رفع الیدین کرتے تھے جو کہ انہوں نے تابعین عظام سے اخذ کی اور انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس سنت مطہرہ کو بیان کیا اور اس پر عامل رہے۔ ذیل میں دیے گئے جدول سے بات سمجھنے میں آسانی ہوگی:

سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
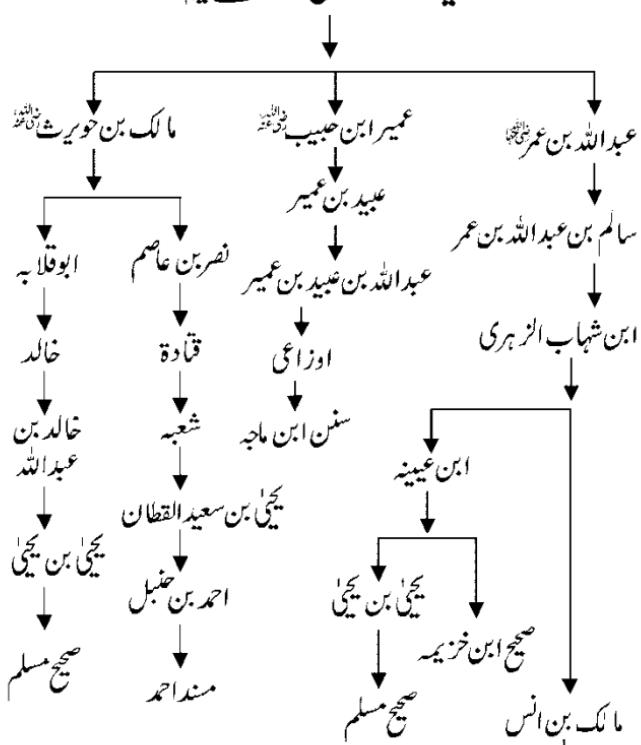
↓

- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ← سالم بن عبداللہ بن عمر ← ابن شہاب الزہری
  - ← ابن عیینہ
    - ← یحیٰی بن یحیٰی ← صحیح مسلم
    - ← صحیح ابن خزیمہ
  - ← مالک بن انس ← صحیح بخاری۔ مؤطا۔ سنن نسائی۔ صحیح ابن حبان شرح السنۃ۔ سنن دارمی۔ السنن الکبریٰ للبیہقی
- عمیر ابن حبیب رضی اللہ عنہ ← عبید بن عمیر ← عبداللہ بن عبید بن عمیر ← اوزاعی ← سنن ابن ماجہ
- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ
  - ← نصر بن عاصم ← قتادۃ ← شعبہ ← یحیٰی بن سعید القطان ← احمد بن حنبل ← مسند احمد
  - ← ابو قلابہ ← خالد ← خالد بن عبداللہ ← یحیٰی بن یحیٰی ← صحیح مسلم

امام ابن قیم رحمہ اللہ کا قول:

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر

اٹھاتے ہوئے رفع الیدین نہ کرے وہ سنت رسول کا تارک ہے۔"[1]

تفصیلی جدول:

قارئین کرام! مذکورہ بالا بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین عظام اور تبع تابعین، اور ائمہ کرام رحمہم اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔

ذیل میں دیے گئے تمثیلی جدول میں گیارہ صحابہ کرام، سیّدنا ابوبکر صدیق، عبداللہ بن زبیر، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمر، عمیر بن حبیب، انس بن مالک، ابو ہریرہ، وائل بن حجر، مالک بن حویرث، ابوموسیٰ اشعری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ بارہ تابعین جیسے عطاء بن ابی رباح، عبیداللہ بن ابی رافع، سالم بن عبداللہ، نافع، عبیدللہ بن عمیر، حمید، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، علقمہ بن وائل، نصر بن عاصم، ابوقلابہ، حطان بن عبداللہ اور ابوالزبیر رحمہم اللہ ہیں۔ اور پھر تبع تابعین جیسے ایوب سختیانی، عبدالرحمٰن بن الاعرج، ابن شہاب الزہری، اوزاعی، عبیداللہ، عبدالوہاب، عبدالجبار بن وائل، شعبہ، خالد، ازرق بن قیس اور ابراہیم بن طھمان ہیں اور ائمہ کرام کی کثیر تعداد جیسے محمد بن الفضل، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ الصفار، عبداللہ بن الفضل، موسیٰ بن عقبہ، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، سلیمان بن داؤد، یونس، عبداللہ، محمد بن مقاتل، عبدالاعلیٰ، عیاش، محمد بن بشار، یحییٰ بن ایوب، شعیب بن یحییٰ التجیبی، ابوزہیر عبدالمجید، ابوبکر، ابوطاہر، محمد بن جحادہ، ھمام، عفان، زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن سلمہ، نضر بن شمیل، اسحاق بن راھویہ، عبداللہ بن شیرویہ، دعلج بن احمد، ابوحذیفہ، محمد بن یحییٰ، بیہقی، احمد بن حنبل، بخاری، ابن خزیمہ، مسلم، دارقطنی، اور ابن ماجہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جو رفع الیدین کی حدیث بیان کرتی ہیں اور خود بھی رفع الیدین کرتی تھیں۔

اس جدول کو اور بھی کھولا جاسکتا ہے، لیکن بطور نمونہ اختصار و جامعیت کے ساتھ پیش خدمت قارئین ہے۔

---

[1] اعلام الموقعین (اردو): ۱/ ۵۲۳.

سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر صدیق
عبداللہ بن زبیر
عطاء بن ابی رباح
ایوب سختیانی
محمد بن الفضل
محمد بن اسماعیل
ابوعبداللہ الصفار
بیہقی
ابوموسیٰ اشعری
حطان بن عبداللہ
ازرق بن قیس
حماد بن سلمہ
نضر بن شمیل
اسحاق بن راھویہ
عبداللہ بن شیرویہ
دعلج بن احمد
دارقطنی
عبداللہ بن عمر
سالم
زہری
یونس
عبداللہ
محمد بن مقاتل
نافع
عبیداللہ
عبدالاعلیٰ
عیاش
بخاری
عمیر بن حبیب
عبیداللہ بن عمیر
عبداللہ بن عبید
اوزاعی
انس بن مالک
حمید
عبدالوہاب
محمد بن بشار
جابر بن عبداللہ
ابوالزبیر
ابراہیم بن طہمان
ابوحذیفہ
محمد بن یحییٰ
ابن ماجہ
ابوہریرہ
ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث
ابن شہاب الزہری
ابن جریج
یحییٰ بن ایوب
شعیب بن یحییٰ التجیبی
ابوزہیر عبدالمجید
ابوبکر
ابوطاہر
ابن خزیمہ
وائل بن حجر
علقمہ بن وائل
عبدالجبار بن وائل
محمد بن جحادہ
ہمام
عفان
زہیر بن حرب
مالک بن حویرث
ابوقلابہ
خالد
خالد بن عبداللہ
یحییٰ بن یحییٰ
مسلم
نصر بن عاصم
قتادہ
شعبہ
یحییٰ بن سعید القطان
علی بن ابی طالب
عبیداللہ بن ابی رافع
عبدالرحمٰن الاعرج
عبداللہ بن الفضل
موسیٰ بن عقبہ
عبدالرحمٰن بن ابی الزناد
سلیمان بن داؤد
احمد بن حنبل

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا قول:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے رفع الیدین چھوڑ دیا، بے شک اس نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا۔'' ❶

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی کا فتویٰ:

پاک و ہند میں اہل سنت والجماعت میں کوئی گروہ بھی ہو، شاہ صاحب کا بڑا احترام کرتے ہیں، ادب واحترام کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے اقوال وفتاویٰ کو حرزِ جاں بنایا جائے۔ اُن فتاویٰ جات میں سے فتویٰ رفع الیدین بھی ہے، لہٰذا ان کے محترمین کو چاہیے کہ وہ اس فتویٰ پر عمل کریں۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

((وَالَّذِيْ يَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّنْ لَّا يَرْفَعُ فَاِنَّ اَحَادِيْثَ الرَّفْعِ اَكْثَرُ وَاَثْبَتُ .)) ❷

''رفع الیدین کرنے والا میرے نزدیک نہ کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے، کیونکہ رفع الیدین کی احادیث زیادہ اور صحیح ہیں۔''

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((رَفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ .)) ❸

''نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت، اور رکوع میں جاتے وقت، اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے۔''

فائدہ :...... شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف لوگوں نے طرح طرح کے جھوٹے واقعات اور شرکیہ عقائد منسوب کر کے کتابوں کے اوراق سیاہ کر رکھے ہیں، جن کا تعلق آپ

---

❶ عینی: ۳/۷. ❷ حجة الله البالغه: ۲/ ۱۰. ❸ غنية الطالبين.

سے قطعی نہیں ہے۔مگر جو آپ کا عمل اور جو آپ کی دعوت ہے انہی لوگوں نے اس کو تعصب کی وجہ سے ترک کر رکھا ہے۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبداللہ کا عمل:

حضرت مجدد الف ثانی بھی نماز میں رفع الیدین کرتے تھے۔ [1]

[1] تسهیل القاری.

رفع الیدین علمائے احناف کی نظر میں

حقیقت پسند علمائے احناف بھی رفع الیدین کے قائل ہیں۔ ذیل کی سطور میں چند کا ذکر موجود ہے:

❀ امام عصام بن یوسف حنفی رکوع میں جاتے وقت، اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❶

فائدہ......: یہی امام عصام بن یوسف بلخی رحمہ اللہ جو امام محمد (شاگرد امام ابوحنیفہ) کے تلامذہ اور امام یوسف (شاگرد امام ابوحنیفہؒ) کے رفقاء سے ہیں، وہ اکثر مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ جب انہیں امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق دلیل نہ ملتی تو وہ ان کے خلاف دلیل کی روشنی میں فتویٰ صادر فرماتے۔ ❷

❀ علامہ سندھی حنفی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی احادیث رفع الیدین کے متعلق رقمطراز ہیں:

((مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ وَوَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مِمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِ عُمُرِهِ فَرِوَايَتُهُمَا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰى بَقَائِهِ وَبُطْلَانِ دَعْوٰى نَسْخِهِ كَيْفَ وَقَدْ رَوٰى مَالِكٌ هٰذَا جَلْسَةَ الْإِسْتِرَاحَةِ فَحَمَلُوْهَا عَلٰى اَنَّهَا كَانَتْ فِي آخِرِ عُمُرِهِ فِي سِنِّ الْكِبَرِ فَهِيَ لَيْسَ مِمَّا فَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَصْدًا فَلَا

❶ الفوائد البهية، ص: ١١٦.

❷ صلوٰة النبی ﷺ للألبانی، ص: ٥٢ ـ حاشیه ابن عابدين: ٧٤/١ ـ الفوائد البهية، ص: ١١٦ ـ البحر الرائق: ٩٣/٦.

يَكُوْنُ سُنَّةً وَهٰذَا يَقْتَضِى أَنْ يَّكُوْنَ الرَّفْعُ الَّذِيْ رَوَاهُ ثَابِتٌ لَا مَنْسُوْخًا لِكَوْنِهٖ فِىْ آخِرِ عُمُرِهٖ عِنْدَهُمْ فَالْقَوْلُ بِاَنَّهٗ مَنْسُوْخٌ قَرِيْبٌ مِنَ التَّنَاقُضِ وَقَدْ قَالَ ﷺ لِمَالِكٍ هٰذَا وَأَصْحَابِهٖ "صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِىْ أُصَلِّىْ." وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.)) [1]

''مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی آخری عمر میں نماز پڑھی ہے ان دونوں کی رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کی روایت کردہ رفع الیدین کی حدیثیں اس کے بقاء و دوام اور رفع الیدین کی منسوخیت کے دعوی کو باطل کرنے کی دلیل ہیں۔ یہی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جلسہ استراحت کی حدیث بھی بیان کی ہے اور حنفی حضرات نے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ یہ آپ کی آخری عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے تھا۔ آپ نے قصداً ایسے نہیں کیا اور نہ ہی یہ سنت ہے۔ یہ توجیہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ رفع الیدین جسے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے ثابت ہے منسوخ نہیں، اس لیے کہ جلسہ استراحت ان کے ہاں آپ کی آخری عمر میں تھا رفع الیدین کی منسوخیت کا قول تناقض کے قریب ہے اور اسی مالک کو اور اس کے ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا: نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو' واللہ تعالیٰ اعلم۔''

❀ مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی فرماتے ہیں کہ:

((اَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا، أَوْ مِمَّا لَا يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يُنْسَخْ وَلَا

---

[1] حاشیہ سندھی علی النسائی: ۱/۴۵۸، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت۔ شرح سنن ابن ماجہ: ۱/۲۸۲، مطبوعۃ دارالجیل، بیروت.

حَرْفٌ مِنْهُ .)) ❶

''یعنی رفع الیدین کی حدیث سند اور عمل دونوں لحاظ سے متواتر ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا، اس میں سے ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا۔''

❀ مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حق یہ ہے کہ رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قوی طرق اور اخبار صحیحہ کی بناء پر رفع الیدین کے ثبوت میں کوئی شک نہیں۔'' ❷

نیز فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت بہت زیادہ اور نہایت عمدہ ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے، ان کا یہ دعویٰ بے بنیاد ہے، ان کے پاس کوئی تسلی بخش دلیل نہیں ہے۔'' ❸

❀ ان کے علاوہ علامہ رشید گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ (۵/۲) میں اور مولانا اشفاق الرحمٰن نے نور العینین (۸۵) میں رفع الیدین کے صحیح اور ثابت ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

❀ عبدالحمید سواتی دیوبندی نے رفع الیدین کے بارے میں لکھا ہے کہ ''اور اگر کر لے تو جائز ہے۔'' ❹

ان کے علاوہ بھی کئی ایک حنفی علماء نے رفع الیدین کے اثبات کا اعتراف کیا ہے۔

اُن میں سے چند علمائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

❀ میجر عبدالسلام علوی کی مولانا مودودی کے ساتھ مسئلہ رفع الیدین کے بارے میں خط و کتابت کا خلاصہ:

میجر صاحب: مکرمی مولانا صاحب السلام علیکم!

---

❶ نیل الفرقدین، ص: ۲۲.
❷ سعایة: ۲۱۳/۱، مطبوعہ مصطفائی.
❸ التعلیق الممجد: ۹۱.
❹ نماز مسنون کلاں، ص: ۳۶۹.

میرے ایک سوال کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ رفع الیدین کرنے والی حدیثیں بھی ہیں اور نہ کرنے والی حدیثیں بھی ہیں۔ براہ کرم! رفع الیدین کرنے والی حدیثیں بھی لکھ دیں اور نہ کرنے والی حدیثیں بھی تحریر فرما دیں۔

مودودی صاحب کا جواب:

مکرمی السلام علیکم!

جواباً گزارش ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے والی ایک ہی حدیث ہے جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، ابوداؤد میں ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اور رفع الیدین کرنے والی کئی احادیث ہیں جو سب قوی ہیں۔

والسلام

ابوالاعلیٰ مودودی

(قائلین وفاعلین رفع الیدین، ص ۸۵۔۸۶، توحید پبلی کیشنز، بنگلور۔انڈیا)

❀ **شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ رحمہ اللہ کے سوال پر مولانا مودودی نے رفع الیدین کے بارے جواب دیا کہ:**

بات اصل میں یہ ہے کہ رفع الیدین کرنے سے لوگ متوحش ہوتے ہیں اور بدک جاتے ہیں۔ اس لیے میں عام جگہوں پر جب نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین نہیں کرتا۔ لیکن جب میں گھر میں تہجد کی نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین کر لیتا ہوں۔ [1]

❀ اور مولانا مودودی کے شاگرد اور ساتھی ڈاکٹر اسرار احمد عام جگہوں پر بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

❀ مولانا طاہر القادری نے اپنے ایک خطاب میں کہا:

''بھائی رفع الیدین کرنے والے بھی جنت میں ہوں گے، آپ جا کر دیکھ لینا۔

[1] نماز مسنون کلاں، ص: ۸۴، ۸۵.

امام بخاری ہوں گے کہ نہیں جنت میں، امام مسلم ہوں گے کہ نہیں جنت میں، امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ سب ہوں گے کہ نہیں، ارے! نیچے آ جائیں۔ حضور غوث [1] الاعظم، میرے اور آپ کے، کل دنیا کے شیخ عبدالقادر جیلانی ہوں گے جنت میں کہ نہیں۔ یہ سب رفع یدین کرتے تھے۔'' [2]

ان کے علاوہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مالا بدمنہ)، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۲، صفحہ ۶۵)، مولانا اشرف علی تھانوی (ملفوظات، جلد ۱۲، صفحہ ۶۵)، مولانا حسین احمد مدنی (تقریر ترمذی، ص: ۴۰۱)، مفتی محمد شفیع عثمانی (ماہنامہ الشریعہ، نومبر ۲۰۰۵)، مولانا فخر الدین دیوبندی (مجموعہ مقالات: ۹۳/۳) اور مولانا تقی عثمانی (درس ترمذی: ۲/ ۲۶) بھی رفع الیدین کے قائلین تھے۔

---

[1] یاد رہے کہ حقیقت میں غوث اللہ تعالیٰ ہے، نہ کہ شیخ عبدالقادر جیلانی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹﴾
(الانفال: ۹)
''جب تم اپنے ربّ سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد سن لی اور کہا کہ میں ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے تمھاری مدد کروں گا جو یکے بعد دیگرے اترتے رہیں گے۔''

[2] خطاب: دفاع شانِ سیّدنا صدیق اکبر و فاروقِ اعظم، نشست سوم، مورخہ: ۲۰۱۰/۶/۱۱ء کینیڈا، تکبیر T.V.

باب سوم:

مانعین رفع الیدین کے چند دلائل کا سرسری جائزہ

(۱) حدیث سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

مانعین رفع الیدین کے بنیادی دلائل میں سے سرفہرست سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک ہے۔ جس میں ہے کہ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلّٰى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ)) [1]

''کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاؤں؟ پس آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔''

الجواب: (۱) اس روایت کو کئی ایک ائمہ محدثین رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مثلاً:

① امام عبداللہ بن مبارک (شاگرد امام ابوحنیفہ)...... (سنن ترمذی: ۲/ ۳۸، التحقیق لابن الجوزی: ۱/ ۲۷۸)

② امام شافعی ...... (الزرقانی علی الموطا: ۱/ ۱۵۸۔ فتح الباری: ۲/ ۱۷۵)

③ امام احمد بن حنبل ...... (التمهید: ۹/ ۲۱۹۔ العلل ومعرفة الرجال: ۱/ ۱۱۶، ۱۱۷)

④ امام ابو حاتم رازی ...... (علل الحدیث: ۱/ ۹۶)

⑤ امام دارقطنی ...... (العلل: ۵/ ۱۷۲)

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: ۲۵۷۔ سنن أبو داؤد، رقم: ۷۴۷۔ مشکوٰة، رقم: ۸۰۹.

⑥ امام ابن حبان ...... (التلخیص:١/ ٢٢٢)

⑦ امام ابو داؤد ...... (سنن أبی داؤد:١/ ١٩٩)

⑧ امام یحییٰ بن آدم ...... (التلخیص: ١/ ٢٢٢)

⑨ امام بزار ...... (التمهید: ٩/ ٢٢٠، ٢٢١)

⑩ امام محمد بن وضاح ...... (التمهید: ٩/ ٢٢١)

⑪ امام بخاری ...... (التلخیص: ١/ ٢٢٢۔ جزء رفع الیدین، ص ١١٣۔ المجموع: ٣/ ٤٠٣)

⑫ امام ابن القطان الفاسی ...... (نصب الرایه: ١/ ٣٩٥)

⑬ امام ابن ملقن ...... (البدر المنیر)

⑭ امام حاکم ...... (تهذیب السنن: ٢/ ٤٤٩)

⑮ امام نووی ...... (المجموع: ٣/ ٤٠٣)

⑯ امام دارمی ...... (تهذیب السنن : ٢/ ٤٤٩)

⑰ امام بیهقی ...... (مختصر خلافیات: ١/ ٣٧٩)

⑱ امام مروزی ...... (نصب الرایه:١/ ٣٩٥)

⑲ امام ابن قدامه ...... (المغنی: ١/ ٢٩٥)

⑳ امام ابن عبدالبر ...... (التمهید:٩/ ٢٢٠، ٢٢١۔ مرعاة:٢/ ٣٢٣)

㉑ امام ابن قیم ...... (المنار المنیف، ص ٤٩)

الغرض ائمہ محدثین کی کثیر تعداد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اب اتنے محدثین کے ضعیف قرار دینے کے مقابلے میں امام ترمذی کی تحسین کیا کرے گی؟

مزید برآں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ تحسین میں ہیں بھی متساہل۔ چنانچہ علماء اصول کا مشہور قول ہے:

((اَلتِّرْمِذِیُّ یَتَسَاهَلُ فِیْ التَّحْسِیْنِ .))❶

---

❶ فتح الباری : ٩/ ٦٢.

”ترمذی حدیث کو حسن کہنے میں متساہل ہیں۔“

الجواب: (۲) اس کی سند میں ”سفیان ثوری“ مدلس ہیں، جو ضعفاء اور مجاہیل سے تدلیس کرتے ہیں۔ اور وہ صیغہ ”عن“ سے روایت کر رہے ہیں۔ سفیان ثوری کو کئی ایک محدثین نے مدلس قرار دیتے ہوئے ان کی معنعن روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں کتب احادیث میں ان کے سماع کی تصریح نہیں اور نہ ہی کوئی ثقہ متابع موجود ہے۔ ذیل میں ان محدثین کے اسماء ہیں جنہوں نے سفیان ثوری کو مدلس قرار دیا ہے:

① یحییٰ بن سعید القطان...... (الکفایة، ص: ۳٦۲)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((قال یحییٰ بن سعید: ما کتبت عن سفیان شیئا إلا ما قال: حدثنی أو حدثنا إلا حدیثین............)) [1]

”یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان (ثوری) سے صرف وہی کچھ لکھا ہے جس میں وہ ”حدثنی“ یا ”حدثنا“ کہتے ہیں، سوائے دو حدیثوں کے (اور ان دونوں کو یحییٰ نے بیان کر دیا ہے۔)

② یحییٰ بن معین...... (الجرح والتعدیل: ٤/ ۲۲٥)

③ ابن حبان کا قول ہے:

((الثقات المدلسون الذین کانوا یدلسون فی الأخبار مثل قتادة و یحییٰ ابن أبی کثیر والأعمش و أبو اسحاق و ابن جریج و ابن إسحاق و الثوری وھشیم فربما ولسوا عن الشیخ بعد سماعھم عنه عن أقوام ضعفاء لا یجوز الإحتجاج بأخبارھم، فما لم یقل المدلس وإن کان ثقة: حدثنی أو

---

[1] العلل و معرفة الرجال: ۱/ ۲۰۷ ت: ۱۱۳۰

سمعت ، فلا یجوز الإحتجاج بخبرہ .)) ❶

''وہ ثقہ مدلس راوی جو اپنی احادیث میں تدلیس کرتے تھے۔مثلاً قتادہ، یحیٰی بن أبی کثیر ، أعمش ، ابو اسحاق ، ابن جریج ، ابن اسحاق ، ثوری اور ہشیم ، بعض اوقات آپ اپنے اس شیخ سے جس سے سنا تھا وہ روایت کو بطورِ تدلیس بیان کردیتے جنھیں انہوں نے ضعیف، نا قابل حجت لوگوں سے سنا تھا۔تو جب تک مدلس اگرچہ ثقہ ہی ہو یہ نہ کہہ دے ''حدثنی'' یا ''سمعت'' تو اس کی حدیث سے حجت پکڑنا درست نہیں ہے۔''

④ علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((والناس یحتاجون فی حدیث سفیان إلی یحییٰ القطان لحال الإخبار یعنی علي ان سفیان کان یدلس و أن یحییٰ القطان کان یوقفه علی ما سمع مما لم یسمع .))❷

''لوگ سفیان کی حدیث میں یحیٰی القطان کے محتاج ہیں کیونکہ وہ سماع کی صراحت والی روایات بیان کرتے تھے۔علی بن مدینی کا خیال ہے کہ سفیان تدلیس کرتے تھے ، اور یحیٰی القطان ان کی معنن اور سماع کی صراحت والی روایات ہی بیان کرتے تھے۔''

⑤ امام حاکم نیسا بوری...... (معرفة علوم الحدیث ، ص: ۱۰۷)

⑥ ابو حاتم الرازی ......(علل الحدیث:۲/ ۲۵٤ ، رقم: ۲۲۵۵)

⑦ امام البخاری...... (العلل الکبیر للترمذی:۲/ ۹٦٦)

⑧ یعقوب بن سفیان الفارسی ......(المعرفة والتاریخ: ۲/ ٦۳۳ ، ٦۳۷)

⑨ هشیم بن بشیر الواسطی۔امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ کتاب المجروحین: ۱/ ۹۲.   ❷ الکفایة، ص: ۳٦۲.

((قلت لهشيم: مالك تدلس وقد سمعت؟ قال: كان كبيران يدلسان وذكر الأعمش والثوری...... . " الخ)) ❶

''میں نے ہشیم سے کہا: آپ کیوں تدلیس کرتے ہیں حالانکہ آپ نے (بہت کچھ) سنا بھی ہے؟ تو انھوں نے کہا: دو بڑے بھی تدلیس کرتے تھے یعنی اعمش اور (سفیان) ثوری۔''

⟨۱۰⟩ الوزرعة ابن العراقی...... (کتاب المدلسین: ۲۰)

⟨۱۱⟩ ابو عاصم النبیل الضحاك بن مخلد۔ عباس بن محمد بدری نے کہا:

((نا أبو عاصم عن سفيان عن عاصم عن أبي رزين عن ابن عباس فی المرتدة ترتد قال: تستحيا........... و قال أبو عاصم: نری أن سفيان الثوری إنما دلّسه عن أبي حنيفة فكتبتها جميعًا .)) ❷

''ہمیں ابو عاصم (النبیل) نے عن سفیان عن عاصم عن أبی رزین عن ابن عباس کی (سند سے) ایک حدیث مرتدہ کے بارے میں بیان کی کہ وہ زندہ رکھی جائے گی...... ابو عاصم نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سفیان ثوری نے اس حدیث میں ابوحنیفہ سے تدلیس کی ہے، لہٰذا میں نے دونوں سندیں لکھ دی ہیں۔''

⟨۱۲⟩ صلاح الدین العلائی فرماتے ہیں:

((من يدلس عن أقوام مجهولين لا يدری من هم كسفيان الثوری......)) ❸

''مثلاً وہ لوگ جو ایسے مجہول لوگوں سے تدلیس کریں جن کا کوئی اتا پتا نہ ہو، جیسے سفیان ثوری (کی تدلیس)...... الخ۔''

---

❶ العلل الکبیر للترمذی: ۹٦٦/۲.
❷ سنن دار قطنی: ۲۰۱/۳.
❸ جامع التحصیل، ص: ۹۹، ۱۰٦

⑬ امام نووی...... (شرح صحیح مسلم: ۱/ ۳۳)

⑭ حافظ ابن حجر......(تقریب التهذیب، رقم: ۲٤٤٥ـ طبقات المدلسین: ۲/ ٥۱.)

⑮ حافظ ذہبی رقم طراز ہیں:

((وکان یدلس فی روایته، و ربما دلس عن الضعفاء.)) ❶

''آپ اپنی روایت میں تدلیس کرتے تھے اور بعض اوقات ضعیف راویوں سے بھی تدلیس کرتے تھے۔''

⑯ السبط ابن الحلبی...... (التبیین لأسماء المدلسین، ص: ۹، رقم: ۲٥)

⑰ ابو محمود المقدسی...... (مقیدة لاسماء المدلسین، ص: ٤٧)

⑱ علامه سیوطی...... (اسماء المدلسین: ۱۸)

⑲ ابن رجب الحنبلی...... (شرح علل الترمذی: ۱/ ۳٥۸)

⑳ علامه قسطلانی...... (ارشاد الساری: ۱/ ۲۸٦)

㉑ علامه کرمانی...... (شرح صحیح بخاری: ۳/ ٦۲، رقم: ۲۱۳)

کئی حنفی، دیوبندی اور بریلوی علماء نے بھی امام سفیان ثوری کو مدلس قرار دیا ہے۔ مثلاً:

① ابن الترکمانی...... (الجواهر النقی: ۸/ ۲٦۲)

② بدر الدین عینی...... (عمدة القاری: ۳/ ۱۱۲)

③ علامه نیموی...... (آثار السنن، ص ۱۹٤ [۳۸٤])

④ مولوی سرفراز صفدر...... (خزائن السنن: ۲/ ۷۷)

⑤ عبدالقیوم حقانی...... (توضیح السنن: ۱/ ٦۱٥)

⑥ مفتی تقی عثمانی...... (درس ترمذی: ۱/ ٥۲۱)

---

❶ میزان الاعتدال: ۲/ ۱٦۹.

﴿۷﴾ ماسٹر امین اوکاڑوی ...... (مجموعہ رسائل:۲/ ۳۳۱۔ تجلیات:۵/ ۴۷۰)

﴿۸﴾ مولوی شریف کوٹلوی بریلوی ...... (فقه الفقیه، ص: ۱۳۴)

﴿۹﴾ مولوی عباس رضا بریلوی ...... (والله آپ زنده هیں، ص ۳۳۱، ۳۳۲ (۱۷) ط۔ قدیم ص ۳۰۱، طبع جدید)

فائدہ :...... جو راوی تدلیس کرے حتیٰ کہ ایک مرتبہ بھی تدلیس کرے اور اس کا تدلیس کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی ہر معنعن روایت (جس کا شاہد یا متابع نہیں ہے) ضعیف اور مردود ہوگی۔ چنانچہ امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ومن عرفناه دلس مرة فقد أبان لنا عورته في روايته وليست تلك العورة بكذب فنردّبها حديثه ولا النصيحة في الصدق فتقبل منه، قبلنا من أهل النصيحة في الصدق فقلنا: لا نقبل من مدلس حديثا حتى يقول فيه حدثني أو سمعت .)) [1]

''جس شخص کے بارے میں ہمیں علم ہو جائے کہ اس نے صرف ایک ہی دفعہ تدلیس کی ہے تو اس کا باطن اس کی روایت پر ظاہر ہو گیا اور یہ اظہار جھوٹ نہیں ہے کہ ہم اس کی ہر حدیث ردّ کر دیں اور نہ خیر خواہی ہے کہ ہم اس کی ہر روایت قبول کر لیں جس طرح سچے خیر خواہوں (غیر مدلسوں) کی روایت ہم مانتے ہیں۔ پس ہم نے کہا: ہم مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہ کریں گے جب تک وہ ''حدثنی'' یا ''سمعت'' نہ کہے۔''

تحسین حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے چور دروازے:

پہلا چور دروازہ:......بعض لوگ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحسین کے لیے یہ کہہ دیتے

[1] الرسالة، ص : ۵۳، طبع أميريه ۱۳۲۱هـ وبتحقيق أحمد شاكر، ص : ۳۷۹، ۳۸۰.

ہیں کہ سفیان ثوری دوسرے طبقہ کے مدلس ہیں، لہٰذا ان کی روایت مقبول ہے، اور دلیل کے طور پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا انھیں طبقہ ثانیہ میں ذکر کرنا پیش کرتے ہیں۔

جواب:...... امام حاکم نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو تیسرے طبقہ کا مدلس قرار دے دیا ہے۔ ❶

اور امام حاکم حافظ ابن حجر سے متقدم ہیں۔

دوسرا چور دروازہ:...... حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحسین کے لیے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سفیان ثوری کی روایات صحیح بخاری و مسلم میں بھی ہیں، لہٰذا ان کی روایت حسن درجہ کی ہے۔

جواب:...... یاد رہے کہ صحیحین میں مدلس راویوں کی معنعن روایات کی تصریح بالسماع، متابعت ضرور ثابت ہے۔ لہٰذا وہ مقبول ہیں۔ چنانچہ عبدالکریم الحلبی فرماتے ہیں:

((قال أكثر العلماء: أن المعنعنات التي فى الصحيحين منزلة بمنزلة السماع .)) ❷

''اکثر علماء کا کہنا ہے کہ صحیحین کی معنعن روایات ایسے ہی ہیں جیسا کہ تصریح بالسماع والی روایت ہوتی ہے۔''

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وما كان فى الصحيحين وشبههما عن المدلسين بعن محمولة على ثبوت السماع من جهة أُخرى .)) ❸

''صحیحین (ومثلهما) میں مدلسین سے جو معنعن مذکور ہے، وہ دوسری اسانید میں بصرح بالسماع موجود ہے۔''

لہٰذا یہ اعتراضات فاسد اور بے کار ہیں۔ فليتدبرا .

---

❶ معرفة علوم الحديث، ص : ۱۰۵، ۱۰٦ـ جامع التحصيل، ص : ۱۱۳ .

❷ بحواله التبصرة والتذكرة للعراقى : ۱/۱۸٦ .

❸ تقريب النووى مع تدريب الراوى : ۱/۲۳۰ .

جــــواب (۳)......امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ''یہ حدیث لمبی حدیث کا اختصار ہے اور ان لفظوں میں صحیح نہیں۔'' ❶

اسی لمبی حدیث کو امام ابوداؤد نے خود اس حدیث سے پہلے بیان کیا ہے، وہ یہ حدیث ہے۔

((قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ .))

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھائی، آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا، جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھا۔''

نیز حنفیوں کے امام محمد بن حسن الشیبانی نے اپنی کتاب الآثار (ص: ۶۹، مترجم) میں بھی مفصل روایت ذکر کی ہے، جس میں ہے کہ علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جب نماز کا وقت آیا تو وہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے ہم دونوں ان کے پیچھے ہوئے تو انھوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے بائیں جانب کھڑا کیا پھر وہ خود ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے جب فارغ ہوئے تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہوتو اسی طرح کرو۔ اور جب رکوع کرتے تو تطبیق اور بغیر اذان و اقامت کے انھوں نے نماز پڑھی اور کہا کہ ہمارے اردگرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل نہیں کرتے۔

جواب (۴)......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو اگر بالفرض صحیح مان لیا جائے تو خود حنفی علماء سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ان حدیثوں کو نہیں مانتے۔ مثلاً:

① سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بغیر اذان و اقامت کے نماز پڑھنے کے قائل و فاعل تھے۔ ❷

---

❶ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۴۷.

❷ کتاب الآثار، از محمد بن حسین شیبانی، ص ۶۰، مترجم.

﴿۲﴾ بوقت رکوع گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے بجائے گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھتے تھے۔ ❶

﴿۳﴾ امامت کے وقت آگے کھڑے ہونے کے بجائے صف کے درمیان کھڑے ہوتے تھے۔

چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد) یہ سب باتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''ہم سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل نہیں کرتے۔'' ❷

تو رفع الیدین کے مسئلے میں کیوں ایک ضعیف روایت کو پکڑے بیٹھے ہیں۔ بعض ائمہ مثلاً امام ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ اس کے باوجود وہ خود بھی رفع الیدین کرتے تھے، اور اسی کے قائل تھے۔ اور جہاں امام ترمذی رحمہ اللہ اس قول کے بعد اپنی کتاب میں طریقۂ نماز بیان کرتے ہیں تو وہاں رفع الیدین پر دس صحابہ کرام کا اجماع بیان کرکے اپنی مہر ثبت کرتے ہیں کہ یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

جواب (۵)......مسئلہ آمین بالجہر والی حدیث کو سفیان ثوری کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ درس ترمذی (۵۲۱/۱) میں مولانا تقی عثمانی نے کہا ہے، تو یہاں سفیان ثوری کی حدیث کو حسن کیوں قرار دیا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر آمین بالجہر کا موقف اپنانا پڑے گا۔

(۲) حدیث سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ:

سیّدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ افْتَتَحَ الصلاة، ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْهُمَا حَتَّی انْصَرَفَ .)) ❸

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افتتاح نماز کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا، پھر آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوگئے۔''

الجواب:......① امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کرکے ارشاد فرمایا:

((هٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِصَحِیْحٍ .)) ''یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔''

---

❶ کتاب الآثار، ص ٦٩.   ❷ کتاب الآثار، ص: ٦٩.

❸ سنن ابو داؤد، رقم: ٧٥٢. محدث البانی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

﴿۲﴾......اس کی سند میں ''ابن ابی لیلیٰ'' ضعیف راوی ہے، جسے تقریباً ۳۲ ائمہ کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔

﴿۳﴾......اس روایت کے بعض طرق میں ''یزید بن ابی زیاد'' ہے۔ جسے تقریباً ۳۰ ائمہ کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھیں: نور العینین)

(۳) حدیث سیّدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ:

پہلی حدیث: سیّدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا لِيَ أَرَاكُمْ رَافعی اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلِ شُمْسٍ ، اُسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ .)) [1]

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمھیں شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔''

الجواب (۱)......محدثین کرام رحمہم اللہ نے اس حدیث کو سلام کے باب میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کا رفع الیدین سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں بوقت سلام ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ جیسا کہ ''صحیح مسلم'' ہی میں اس کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث میں صراحت ہے۔

دوسری حدیث: سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو کہتے: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' اور آپ نے دونوں طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَلَامَ تُـوْمُوْنَ بِأَيْدِيْكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ إِنَّمَا يَكْفِي اَحَدُكُمْ أَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى أَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٩٦٨.

[2] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٩٧٠.

''اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اس طرح اشارے کیوں کرتے ہو گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہوں؟ تمہیں صرف یہ کافی ہے کہ اپنی رانوں پر ہاتھ رکھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دو۔''

تیسری حدیث: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے خاتمہ پر ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم نماز کے خاتمہ پر صرف زبان سے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہو اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرو۔'' [1]

مولانا تقی عثمانی حنفی لکھتے ہیں: ''بعض حنفیہ نے صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے:

((قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاكُمْ رَافِعِیْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِی الصَّلَاةِ .))

یہ حدیث سنداً صحیح ہے لیکن اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص الحبیر میں امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے:

((مَنْ اِحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَلٰى مَنْعِ الرَّفْعِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ فَلَيْسَ لَهٗ حَظٌّ مِنَ الْعِلْمِ .))

''جو شخص جابر بن سمرہ کی حدیث کو منع رفع الیدین پر دلیل بناتا ہے اس کے پاس کچھ بھی علم نہیں ہے۔''

اس لیے کہ یہ حدیث رفع الیدین عند السلام سے متعلق ہے نہ کہ عند الرکوع سے۔ چنانچہ صحیح مسلم ہی میں اس روایت کا دوسرا طریق عبداللہ بن القبطیۃ سے مروی ہے جس میں یہ تصریح ہے کہ یہ حدیث رفع الیدین عند السلام سے متعلق ہے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۹۷۱.

((عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَامَ تُؤْمُوْنَ بِأَيْدِيْكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلَى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيْهِ مَنْ عَلَى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ.))

اس صراحت کے بعد حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث کو رفع الیدین عند الرکوع کی ممانعت پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

حافظ زیلعی نے ''نصب الرایۃ'' میں امام بخاری کے اس اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کی ہے، اور فرمایا ہے کہ ابن القبطیۃ کا طریق رفع الیدین عند السلام سے متعلق ہے اور باقی طرق ہر قسم کے رفع یدین سے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن طرق میں رفع الیدین عند السلام کی تصریح نہیں ہے ان میں "اسکنوا فی الصلاۃ" کا جملہ مروی ہے جب کہ ابن القبطیۃ کے طریق میں یہ جملہ موجود نہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حکم نماز کے کسی درمیانی رفع یدین سے متعلق ہے رفع یدین عند السلام سے نہیں کیوں کہ سلام کے وقت جو عمل کیا جائے وہ خروج من الصلوٰۃ عمل ہے۔ "اسکنوا فی الصلاۃ" نہیں کہا جاسکتا۔

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے کیوں کہ ابن القبطیۃ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عند السلام ہی سے متعلق ہے اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا جب کہ دونوں کا راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب ہے، بُعد سے خالی نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ حدیث ایک ہی ہے اور رفع عند السلام سے متعلق ہے۔

ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر و مجمل۔ لہٰذا دوسرے طریق کو پہلے طریق پر ہی محمول کرنا چاہیے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے

اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔ ❶

الجواب (۲)......شیخ الہند محمود حسن دیوبندی فرماتے ہیں:

''باقی اذناب خیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ سلام کے بارہ میں......'' ❷

الجواب (۳)......امام نووی رحمہ اللہ ''المجموع'' میں فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل لینا عجیب بات اور سنت سے جہالت کی قبیح قسم ہے۔ کیوں کہ یہ حدیث رکوع کو جاتے اور اٹھتے وقت کے رفع الیدین کے بارے میں نہیں، بلکہ تشہد میں سلام کے وقت دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ محدثین اور جن کو محدثین کے ساتھ تھوڑا سا بھی تعلق ہے، ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں، اس کے بعد امام نووی امام بخاری رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس حدیث سے بعض جاہل لوگوں کا دلیل پکڑنا صحیح نہیں کیوں کہ یہ سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ہے۔ اور جو عالم ہے وہ اس طرح کی دلیل نہیں پکڑتا کیوں کہ یہ معروف ومشہور بات ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور اگر یہ بات صحیح ہوتی تو ابتدائے نماز اور عید کا رفع الیدین بھی منع ہوجاتا مگر اس میں خاص رفع الیدین کو بیان نہیں کیا گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: پس ان لوگوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات کہہ رہے ہیں جو آپ نے نہیں کہی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ ﴾ (النور: ٦٣)

''پس ان لوگوں کو جو نبی کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ

---

❶ درسِ ترمذی، ص: ۳۵۔۳۷، جلد نمبر ۲، طبع مکتبہ دار العلوم کراچی۔

❷ الورد الشذی، ص: ٦٣، جامع سیّد اصغر حسین صاحب تقاریر شیخ الهند، ص: ٦٥، ترتیب: عبدالحفیظ بلیاوی.

انہیں کوئی فتنہ یا دردناک عذاب پہنچے۔''

خلاصہ کلام یہ کہ یہ روایت عندالرکوع رفع یدین کے بارہ میں نہیں ہے۔ لہٰذا بروئے انصاف اس سے استدلال درست نہیں۔

الجواب (۴)...... نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ کو شریر گھوڑوں کی دُموں کی طرح تشبیہ دینا گستاخی اور نہایت گھناؤنا عمل ہے۔ اگر رفع الیدین شریر گھوڑوں کی دموں سے مشابہ ہے تو پھر تکبیر تحریمہ، وتروں اور تکبیرات عیدین و جنازہ کے وقت رفع الیدین کرنے کو کیا کہیں گے؟ یاد رہے کہ جو شخص رفع الیدین ایسی محبوب رب العالمین ﷺ کی محبوب ترین سنت کو شریر گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ دیتا ہے، وہ گستاخ رسول ﷺ نہیں تو اور کیا ہے؟

(۴) حدیث مسند الحمیدی:

مانعین رفع یدین کی طرف سے ''مسند حمیدی'' کی سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت بھی پیش کی ہے۔ جو کہ درحقیقت اثبات رفع یدین کی دلیل ہے، جیسا کہ آئندہ واضح ہوگا۔ ان شاء اللہ!

حبیب الرحمٰن الاعظمی دیوبندی کی تحقیق سے طبع ہونے والی ''مسند حمیدی'' میں روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكَبِيْهِ، وَإِذَا اَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ فَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .)) [1]

الجواب: (ا) اس روایت میں '' فلا یرفع '' کے الفاظ صحیح ثابت نہیں۔ کیونکہ دیوبندی تحقیق شدہ نسخے میں بے شمار اغلاط ہیں۔ اور اس نسخہ کی تیاری علامہ اعظمی کے پیش نظر ''مکتبہ ظاہریہ دمشق'' میں موجود ''مسند الحمیدی'' کا قلمی نسخہ بھی تھا، لیکن اس میں '' فلا یرفع '' کا

[1] مسند الحمیدی: ۲، ۲۷۷ ، رقم: ٦١٤، بتحقیق الاعظمی.

اضافہ نہیں ہے۔

(۲) امام سفیان بن عیینہ سے یہ حدیث امام حمیدی کے علاوہ ۳۸ راوی بیان کرتے ہیں۔ اور سب ہی اثبات رفع یدین کی روایت بیان کرتے ہیں: جیسا کہ مفتی ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ نے تحقیق بیان فرمائی ہے۔ دیکھیں: ''قرآن و حدیث میں تحریف، (ص: ۱۵۱)''

اگر ''دیوبندی تحقیق'' کو مد نظر رکھتے ہوئے ''امام حمیدی'' کی روایت کو نفی رفع یدین میں چند لمحوں کے لیے تسلیم کر لیا جائے تو امام حمیدی کی روایت ''امام سفیان بن عیینہ'' کے تقریباً (۳۸) تلامذہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے اصول حدیث کی رو سے ''شاذ'' قرار پائی ہے۔ جو کہ ضعیف کی ایک قسم ہے۔

(۳) ''مسند الحمیدی'' دار السقا۔ دمشق سے ''حسین سلیم اسد الدارانی'' کی تحقیق سے طبع ہوئی ہے۔ اس کی ''جلد نمبر ۱، ص ۵۱۵'' پر بھی " فلا یرفع "کا اضافہ نہیں ہے۔

(۴)" دار الکتب العلمیه، بیروت " سے ''امام ابونعیم الاصفہانی رحمہ اللہ'' کی کتاب " المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم " طبع ہوئی ہے۔ جس کی جلد ۲، ص ۱۲ پر ''حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما'' مذکورہ امام ابونعیم نے اپنی سند سے بیان کی ہے۔ جس میں ''امام سفیان ابن عیینہ رحمہ اللہ'' سے چھ شاگرد روایت کرتے ہیں۔ ان میں ایک ''امام حمیدی رحمہ اللہ'' بھی ہیں۔ اور حدیث اثبات رفع الیدین کی ہے۔ نہ کہ عدم رفع الیدین کی۔ اور پھر حدیث کے آخر میں لکھا ہے: "اللفظ للحمیدی". ان تمام حوالہ جات کے عکس مفتی ابو جابر دامانوی حفظہ اللہ کی کتاب ''قرآن و حدیث میں تحریف (ص: ۱۰۹ تا ۱۲۹) میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً.

مسند حمیدی رنسخۂ دیوبندیہ کا عکس

ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم[1]۔

٦١٢— حدثنا الحميدي قال ثنا سفيان قال: ثنا الزهرى عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا استاذنت احدكم امرأته الى المسجد فلا يمنعها[2] قال سفيان: يرون[3] انه بالليل۔

٦١٣— حدثنا الحميدى قال ثنا سفيان قال: ثنا الزهرى وحدي (وليس معى)[4] ولا معه احد قال: اخبرنى سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من باع عبدا[5] وله مال فماله للذى باعه الا ان يشترط المبتاع۔ (ومن باع نخلا بعد ان تؤبّر فثمرها للبائع الا ان يشترطه المبتاع)[5]۔

٦١٤— حدثنا الحميدى قال: ثنا الزهرى قال: اخبرنى سالم بن عبد الله عن ابيه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه حذو منكبيه، واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين[6]۔

٦١٥— حدثنا الحميدى قال: ثنا الوليد بن مسلم قال سمعت زيد بن

---

(١) اخرجه البخارى من طريق نافع، والترمذى من طريق سالم عن ابن عمر (ج ١ ص ١٧٩)۔ (٢) اخرجه البخارى فى النكاح من طريق سفيان وفى الصلوٰة من طريق معمر وطريق آخر۔ (٣) فى الاصل «تروه» وفى ظ «يرون»۔

(٤) سقط من الاصل زدناه من ع و ظ۔

(٥) ما بين القوسين سقط من الاصل زدناه من ع و ظ۔

والحديث اخرجه البخارى تاما من طريق الليث عن الزهرى عن سالم (ج ٥ ص ٣٢)۔

(٦) اخرج البخارى اصل الحديث من طريق يونس عن الزهرى واما رواية سفيان عنه فاخرجها احمد فى مسنده وابو داؤد عن احمد فى سننه لكن رواية احمد عن

مسند حمیدی / مخطوطہ ظاہریہ کا عکس

مسند حمیدی کے دوسرے قدیم مخطوطے کا عکس

حدثنا الحميدي قال حدثنا سفيان ...
سالم بن عبد الله عن أبيه أنه سمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم على المنبر يقول من جاء منكم الجمعة فليغتسل
حدثنا الحميدي قال ثنا سفيان قال ثنا عبد الله بن
دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله
حدثنا الحميدي قال ثنا سفيان قال ثنا إسماعيل بن
أمية وأيوب السختياني عن نافع عن ابن عمر عن النبي
صلى الله عليه وسلم مثله حدثنا الحميدي قال حدثنا
سفيان قال ثنا الزهري عن سالم عن أبيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلالا يؤذن بليل
فكلوا واشربوا حتى تسمعوا أذان ابن أم مكتوم
حدثنا الحميدي قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري
عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
إذا استأذنت أحدكم امرأته إلى المسجد فلا يمنعها قال
سفيان نرى أنه بالليل حدثنا الحميدي قال حدثنا
سفيان قال ثنا الزهري وحدي وليس معي ولا معه
أحد قال أخبرني سالم بن عبد الله عن أبيه أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للذي
باعه إلا أن يشترط المبتاع ومن باع نخلا بعد أن تؤبر
فثمرها للبائع إلا أن يشترطه المبتاع ومن باع نخلا بعد
أن تؤبر حدثنا الحميدي قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري
قال أخبرني سالم بن عبد الله عن أبيه قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو
منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع رأسه
من الركوع ولا يرفع بين السجدتين حدثنا

بلادِ عرب میں مسند حمیدی کے مطبوعہ نسخے کا عکس

٦٢٦- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ[1].

٦٢٧- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا (ع: ١٨٣) الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد ابن واقد يحدث عن نافع،

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ[2] حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ[3].

٦٢٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري قال: حدثني سالم عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ[4].

٦٢٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، عن سالم،

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ»[5].

---

(١)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في الأذان (٧٣٥) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء، ومسلم في الصلاة (٣٩٠) باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام. وقد سبق تخريجه في «مسند الموصلي» برقم (٥٤٢٠، ٥٤٨١، ٥٥٣٤، ٥٥٦٤) وفي «صحيح ابن حبان» برقم: (١٨٦١) و (١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧).

(٢)- حصبه: رماه بالحصا.

(٣)- إسناده صحيح، ونسبه الحافظ في الفتح ٢ / ٢٢٠ إلى البخاري في جزء رفع اليدين.

(٤)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في تقصير الصلاة (١٠٩١) باب: يصلي المغرب ثلاثًا في السفر - وأطرافه (١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨...) - ومسلم في صلاة المسافرين (٧٠٣) باب: جواز الجمع بين الصلاتين في السفر.

ولتمام التخريج انظر «مسند الموصلي» (٥٤٢٢، ٥٤٣٠، ٥٤٨٥).

(٥)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في فضائل القرآن (٥٠٢٥) باب: اغتباط صاحب القرآن، وفي التوحيد (٧٥٢٩)، ومسلم في صلاة المسافرين (٨١٥) باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه. =

(۵) حدیث مسند ابوعوانہ:

مسند الحمیدی کی حدیث کی طرح "مسند ابی عوانہ" کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ بھی اثبات رفع یدین کی دلیل ہے۔ مسند ابی عوانہ کی روایت ملاحظہ ہو:

((حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اَيُّوْبَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَسَعْدُ ابْنُ نَصْرٍ وَشُعَيْبُ ابْنُ عَمْرٍ وَ فِي آخَرِيْنَ قَالُوْا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ، حَذْوَمَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، لَا يَرْفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ)) [1]

اب اس حدیث میں سے "لَا يَرْفَعُهُمَا" سے پہلے "واؤ" حذف ہے۔ اس "واؤ" کے خلاف ہونے سے یہ معنی بنتا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ رکوع سے قبل اور بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔" حالانکہ یہ درست نہیں۔ جیسا کہ آئندہ تفصیل سے معلوم ہوگا۔ ان شاء اللہ!

① امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے باب اثبات رفع الیدین کا قائم کیا ہے۔ "بيان رفع اليدين فى افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع وانه لا يرفع بين السجدتين." "اس چیز کا بیان کہ نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا، اور آپ سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے تھے۔" جو کہ اس کی واضح برہان ہے۔ یہ تو بعید از عقل ہے کہ باب اثبات رفع الیدین کا اور دلیل عدم رفع الیدین کی ہو۔

② امام ابوعوانہ رحمہ اللہ خط کشیدہ عبارات میں اختلاف رواۃ بیان کررہے ہیں۔ اگر "لا يرفعهما" کا تعلق پچھلی عبارت سے جوڑا جائے تو آگے عبارت "ولا يرفع بين

[1] مسند ابی عوانہ: ۱/ ۳۳٤، رقم: ۱۲۵۱.

السجدتین والمعنی واحد " میں " والمعنی واحد " یعنی "معنی ایک ہے" کی کوئی تک نہیں بنتی۔ اگر " لا یرفعھما "اور" ولا یرفع بین السجدتین " کو ایک ہی تسلیم کیا جائے۔ جبکہ حقیقت بھی یہی ہے تو " والمعنی واحد " کی بات بنتی ہے ورنہ نہیں۔ فلیتدبر!

③ آگے امام ابو عوانہ مزید رقمطراز ہیں:

((حدثنا الربیع بن سلیمان ، عن الشافعی عن ابنِ عیینة بنحوه، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، حَدَّثَنِي أَبُوْ دَاؤدَ ، قَالَ: ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا الزُّهْرِي أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ))[1]

اب " ربیع بن سلیمان عن الشافعی " طرق کو " بنحوه " کہہ کر یہ واضح کیا ہے کہ " ربیع عن الشافعی " طریق سے مروی حدیث بھی مذکورہ بالا حدیث کے معنی جیسی ہے۔ جو کہ " نحوہ " سے مترشح ہے۔ اب "ربیع عن الشافعی " طریق سے مروی حدیث (کتاب الام: ۱/۲۰۳، طبع بیروت) میں موجود ہے، اور اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے۔ جیسا کہ "کتاب الام" کی مراجعت سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

④ اسی طرح "مسند الشافعی (ص:۲۷، رقم:۲۰۹، ۲۱۰)" میں بھی امام شافعی، امام سفیان بن عیینہ سے اثبات رفع یدین بیان فرماتے ہیں: جس سے معلوم ہوا کہ حدیث ابو عوانہ درحقیقت رفع یدین کی دلیل ہے۔

⑤ اس سے آگے امام عوانہ نے "ابو داؤد از علی ابن المدینی از ابن عیینہ" سند بیان کی ہے۔ تو "امام علی بن المدینی" کی حدیث "سفیان بن عیینہ" سے اثبات رفع یدین کی ہے نہ کہ عدم رفع کی۔ جیسا کہ جزء رفع الیدین للبخاری، ص:۳۵، رقم:۲ میں واضح موجود ہے۔

[1] مسند ابی عوانه: ۱/ ۳۳٤، رقم: ۱۲۵۱.

﴿٦﴾ امام ابوعوانہ کے استاد ''سعدان بن نصر'' (جیسا کہ اوپر عربی متن میں ہے) کے طریق سے ''امام بیہقی'' نے مذکورہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے۔ جس میں رفع یدین کا اثبات ہے، نہ کہ نفی۔ ❶

﴿٧﴾ مسند ابی عوانہ کے قلمی نسخے میں " لا یرفعهما " سے پہلے ''واؤ'' موجود ہے۔ جو کہ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کی لائبریری میں موجود ہے۔

﴿٨﴾ اسی طرح ''پیر جھنڈا سیّد محبّ اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ '' کے مکتبہ نیوسعید آباد، سندھ میں بھی مسند ابی عوانہ کا قلمی نسخہ ہے۔ اس میں بھی ''واؤ'' موجود ہے۔ اور اس نسخے کا عکس ''حدیث اور اہل الحدیث'' کتاب کے آخر میں انوار خورشید دیوبندی'' نے بھی دیا ہے۔

ان تمام حوالہ جات کا عکس (قرآن و حدیث میں تحریف) نامی کتاب میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

فائدہ:...... یہ بات یاد رہے کہ امام صاحب کی تقلید میں حق بات کو چھپانا، صحیح احادیث کو ضعیف یا نا قابل عمل منسوخ قرار دینا، احادیث کی تخریج میں تساہل، تجاہل عارفانہ برتنا، الفاظ کا ہیر پھیر، جسے تحریف کہا جاتا ہے، علماء احناف کا وطیرہ وشیوہ ہے، اس وباء میں کبار علماء احناف بھی مبتلا تھے مثلاً ''لفظ سعبہ کو سعیہ'' بنا دینا، حدیث صحیح بخاری کی ہو تو اسے دار قطنی کی طرف منسوب کرنا، ان کے قلت علمی پر دلالت کرنے والی باتیں ہیں۔ بقول کسے ان کی حالت زار تو یہ ہے ؎

شیخ سعدی نے دیوانِ غالب میں لکھا ہے:

ساری عمر تو کٹی عشق بتاں میں مومن   آخر عمر کیا خاک مسلمان ہوں گے

یعنی شعر مومن کا، لکھنے والے شیخ سعدی اور لکھا دیوانِ غالب میں۔

آنے والے صفحات میں دیے گئے عکس ان کی خیانت علمی پر دلالت کرتے ہیں۔

---

❶ السنن الکبریٰ، للبیهقی : ٢/ ٦٩.

المستخرج لابی نعیم الاصبهانی کا عکس

٦٨ - باب في رفع اليدين في الصلاة

٨٥٦ - حدثنا أبو علي محمد بن أحمد بن الحسن ، ثنا بشر بن موسى ، ثنا الحميدي ح ، وحدثنا فاروق ، ثنا أبو مسلم ، ثنا القعنبي ح ، وحدثنا أبو بكر الطلحي ، ثنا عبيد بن غنام ، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ، وحدثنا جعفر بن محمد بن عمرو ، ثنا أبو حصين ، ثنا يحيى بن عبد الحميد ح ، وحدثنا محمد بن إبراهيم ، ثنا أحمد بن علي بن المثنى ، ثنا زهير بن حرب ، وإسحاق بن أبي إسرائيل ح ، وحدثنا أبو علي مخلدبن جعفر ، ثنا الفريابي ، ثنا قتيبة ح ، وحدثنا أبو محمد بن عبدان ، ثنا عثمان بن أبي شيبة ، وأبو بكر بن خلاد وزيد بن الحريش ، وحدثنا أبو علي الصواف ، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ، حدثني أبي ،قالوا : ثنا سفيان بن عيينة ، ثنا الزهري ، أخبرني سالم ابن عبد الله ، عن أبيه قال : « رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين »[1] . اللفظ للحميدي .

رواه مسلم عن يحيى بن يحيى ، وسعيد بن منصور ،وأبي بكر بن أبي شيبة ، وعمرو الناقد، وزهير بن حرب ، وابن نمير كلهم عن سفيان .

٨٥٧ - أخبرنا سليمان بن أحمد ، ثنا إسحاق ، أنبأ عبد الرزاق ، عن ابن جريج ، حدثني ابن شهاب ، عن سالم ، عن ابن عمر قال : « كان نبي الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة يرفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم يكبر فإذا أراد أن يركع فعل مثل ذلك وإذا رفع من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين يرفع رأسه من السجود »[2]

رواه مسلم عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق .

٨٥٨ - حدثنا أبو بكر بن خلاد ، ثنا أحمد بن إبراهيم بن ملحان ، ثنا يحيى بن بكير، ثنا الليث بن سعد ، حدثني عقيل ، عن الزهري ، عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال : « كان رسول الله ﷺ إذ قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم كبروا وإذا أراد أن يركع فعل مثل ذلك وإذا رفع من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين

---

* [١١٩/٢] الحديث [٨١٠٩] .

(1) أخرجه مسلم في كتاب الصلاة [١/٢٩٢] الحديث [٢١/ ٣٩٠] . والترمذي في كتاب الصلاة [٢/٣٥] الحديث [٢٥٥] . والنسائي في كتاب افتتاح الصلاة [١٢٢/٢] باب : رفع اليدين للركوع حذاء المنكبين. وابن ماجة في كتاب إقامة الصلاة [١/٢٧٩] الحديث [٨٥٨] . والإمام أحمد في مسنده [١٢/٢] الحديث [٤٥٣٩] .

(2) أخرجه مسلم في كتاب الصلاة [١/ ٢٩٢] الحديث [٢٢/ ٣٩٠] . والبيهقي في الكبرى في كتاب الصلاة [٣٦/٢] الحديث [٢٣٠١] .

مسند ابی عوانہ کے محرف مطبوعہ نسخے کا عکس

مسند ابی عوانة — ٩٠ — ج - ٢

سالم انه قال ما صليت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه .

صلاة ابي بكر مروي الله عنه — حدثنا يونس بن حبيب قال ثنا ابو داود قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال ما صليت خلف احد اخف صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام وكانت صلاة ابي بكر متقاربة فلما كان عمر مد في الفجر .

بيان رفع اليدين

في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذو منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع وانه لا يرفع بين السجدتين .

حدثنا عبد الله بن ايوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعي عن ابن عيينة بنحوه ولا يفعل ذلك بين السجدتين حدثني ابو داود قال ثنا علي قال ثنا سفيان ثنا الزهري اخبرني سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله .

مسند ابي عوانة — ٩١ — ج - ٢

حدثنا الصائغ بمكة قال ثنا الحميدي قال ثنا سفيان عن الزهري قال اخبرني سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله .

حدثنا الربيع قال ثنا الشافعي ان مالكا (١) اخبره عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما وكان لا يفعل ذلك في السجود .

حدثنا اسحاق بن ابراهيم الصنعاني قال انبأ عبد الرزاق قال اخبرني ابن جريج قال حدثني ابن شهاب عن سالم ان ابن عمر كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة رفع يديه حتى تكون حذو منكبيه ثم كبر واذا اراد ان يركع فعل مثل ذلك واذا رفع من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين يرفع رأسه من السجود .

حدثنا يوسف بن مسلم قال ثنا حجاج قال ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب باسناده بنحوه وفيه رفع يديه ثم كبر .

حدثنا ابو محمد يحيى بن اسحاق بن سافري وابو احمد بن الوليد الفحام قالا ثنا زكريا بن عدي قال انا ابن المبارك عن يونس ومعمر وعبيد الله بن عمر ومحمد بن ابي حفصة عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه اذا

(١) كذا

مسند ابی عوانہ/مدینہ منورہ والے قلمی نسخے کا عکس

ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم من رسول الله صلى الله عليه
وسلم وإن كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة أن تفتتن أمه ٥
حدثنا يونس بن حبيب ثنا أبو داود ثنا جرير بن حازم عن ثابت عن أنس
قال ما صليت خلف أحد أخف صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم
في تمام وذكرت صلاة أبي بكر رضي الله عنه [illegible]
عنه مثل حديث [illegible] ٥

باب

بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير
بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع
وأنه لا يرفع بين السجدتين ٥

حدثنا عبد الله بن أيوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو
في آخرين قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى
يحاذي بهما وقال بعضهم حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما
يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين
والمعنى واحد ٥ حدثنا الربيع بن سليمان ثنا الشافعي ثنا ابن عيينة نحوه
ولا يرفع بين السجدتين ٥ حدثنا أبو داود
الحراني ثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري قال أخبرني سالم عن أبيه
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ٥ حدثنا الصائغ
بمكة ثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري أخبرني سالم عن
أبيه رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله حدثنا الربيع

● مخطوطة مسند أبي عوانة (مصورة الجامعة الإسلامية في المدينة المنورة) ●

مسند ابی عوانہ سندھی مخطوطے کا عکس

تمم الصلاة ○ حدثنا الصغاني وابن ابي الدنيا قالا ثنا عبيد الله بن عمر القواريري قال
ثنا حماد بن زيد قال ثنا عبد العزيز عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوجز الصلاة
ويتم ○ حدثنا يوسف بن مسلم قال ثنا حجاج عن شعبة عن قتادة عن انس قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم من اخف الناس صلاة في تمام ○ حدثنا ابن ابي رجاء قال ثنا وكيع قال ثنا
ابو هلال وهشام الدستوائي عن قتادة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخف
الناس صلاة في تمام ○ حدثنا احمد بن محمد بن ابي بكر المقدمي [illegible] قالا ثنا عبد الله
ابن ابي بكر السهمي قال ثنا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال ما رأيت احدا اوجز
صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام ○ حدثنا عمار بن رجاء قال ثنا الجعفي
قال ثنا زائدة عن المختار بن فلفل عن انس قال ما صليت مع احد اتم صلاة واوجز من النبي صلى الله
عليه وسلم ○ حدثنا عبد الله بن سعيد بن كثير بن عفير قال ثنا ابي قال ثنا سليمان بن بلال
قال حدثني شريك بن عبد الله بن ابي نمر عن انس بن مالك انه قال ما صليت وراء امام قط اخف صلاة
ولا اتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة [illegible]
حدثنا يوسف بن مسلم قال ثنا ابو داود قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال ما صليت خلف احد اخف صلاة
من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام وكانت صلاة ابي بكر متقاربة فلما كان عمر مد في الفجر

بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة

قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع راسه من الركوع وانه لا يرفع بين السجدتين ○
حدثنا عبد الله بن ايوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا ثنا
سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح
الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما
يرفع راسه من الركوع فلا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد
حدثنا الربيع بن سليمان ثنا الشافعي ثنا ابن عيينة بنحوه قال ولا يفعل ذلك بين السجدتين
حدثنا ابو داود الحراني قال [illegible] عن الزهري [illegible] قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم بمثله ○ حدثنا الصائغ بمكة قال ثنا الحميدي قال ثنا سفيان عن الزهري قال

١٩٩

(٦) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما:

عدم رفع کے سلسلے میں ایک روایت خارجیوں کی کتاب ''مسند ربیع بن حبیب'' سے بھی پیش کی ہے کہ؛ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو نماز میں شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرے گی۔'' ❶

الجواب : یہ کتاب بالکل موضوع، من گھڑت ہے۔ اس کتاب کا مصنف ''ربیع بن حبیب'' اور اس کا استاد ''ابوعبیدہ'' دونوں مجہول ہیں۔ کتب رجال میں ان دونوں کا تذکرہ نہیں ملتا۔ لہٰذا جب تک ان دونوں کی ثقاہت ثابت نہیں ہوتی۔ اس کتاب سے استدلال و حجت پکڑنا قطعاً غلط ہے۔ الشیخ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ) میں اس کتاب کی زبردست تردید کی ہے۔

(۷) **ویں دلیل**: منکرین رفع الیدین آیت کریمہ ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝١ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝٢﴾ (المؤمنین: ۱، ۲) ''تحقیق فلاح پا گئے مومن لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔''......کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول پیش کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ((مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْنًا ، وَلَا شِمَالًا وَلَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيْهِمْ فِي الصَّلَاةِ)) ❷ ''خشوع اور عاجزی کرنے والے، نماز میں دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی اپنے ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔''

الجواب (۱): یہ تفسیر مکذوب وموضوع ہے، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح ثابت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں سدی اور کلبی کذاب راوی ہیں۔

الجواب (۲): اس تفسیر کے مطابق تو تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین بھی ناجائز ہوا اور دعائے قنوت کے وقت بھی ہاتھ اُٹھانا غلط ثابت ہوا، جو کہ قطعی غلط ہے۔

الجواب (۳): مزید برآں خود سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تکبیر تحریمہ، رکوع

---

❶ مسند الربیع بن حبیب، ص: ٥٦. ❷ تفسیر ابن عباس، ص: ۲۱۲.

جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین ثابت ہے۔ چنانچہ ابوحمزہ (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ((رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَيْثُ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ فِي الرُّكُوْعِ ......))[1] ''میں نے ابن عباس کو رفع یدین کرتے دیکھا ہے جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور جب رکوع سے سر اُٹھایا۔''

(۸) **ویں دلیل**: رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین اس لیے کرنے کا حکم دیا تھا کہ لوگ بغلوں میں بت رکھ کر آتے تھے۔

الجواب: کسی ضعیف حدیث سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے، یہ لوگوں کی خودساختہ بات ہے، جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہتان عظیم اور ان کی شان میں گستاخی ہے۔ رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور احادیث متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔

(۹) حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ از کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین:

اخبار الفقہاء والمحدثین میں مرقوم ہے:

((حدثني عثمان بن محمد قال: قال لي عبيد الله بن يحيى: حدثني عثمان بن سوادة ابن عباد عن حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ نَرْفَعُ اَيْدِيْنَا فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ وَفِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَرَكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَثَبَتَ عَلَى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ .))[2]

الجواب: یہ روایت موضوع اور کئی لحاظ سے باطل ہے۔

(أ) اخبار الفقہاء کے آخر میں مرقوم ہے کہ یہ کتاب شعبان ۴۸۳ھ میں مکمل ہوئی۔ جبکہ

[1] جزء رفع اليدين، ص: ٤٩.
[2] ص: ٦١٤، ت: ٣٧٨.

مصنف کی وفات ۳۶۱ھ میں ہوئی۔ اب اس کی وفات کے ۱۲۲ سال بعد کتاب کس نے لکھی اور مکمل کی؟ معلوم نہیں، البتہ محمد بن حارث القیروانی کی کتاب نہیں ہے۔

② کتاب کا مصنف عثمان بن محمد مجہول الحال ہے، اس کی پیدائش اور وفات بھی نامعلوم ہے۔

③ مخالفین رفع یدین جس روایت سے استدلال کر رہے ہیں، اس کے شروع میں لکھا ہوا ہے۔

((وَكَانَ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ رَوَاهُ مُسْنَدًا فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَهُوَ مِنْ غَرَائِبِ الْحَدِيْثِ وَأَرَاهُ مِنْ شَوَاذِهَا .)) [1]

''اور وہ رفع یدین کے بارے میں ایک حدیث سند سے بیان کرتا تھا۔ یہ غریب حدیثوں میں سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شاذ روایتوں میں سے ہے۔''

اور یہ بات ابتدائی طلبہ علم کو بھی معلوم ہے کہ شاذ روایت ضعیف کی قسم ہے۔

④ اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد رفع یدین چھوڑ دیا۔ جبکہ صحیح اور مستند احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ۱۱ھ وفات کے وقت تک رفع یدین منسوخ نہیں کیا۔ پس معلوم ہوا کہ اخبار الفقہاء والی روایت من گھڑت ہے۔

⑤ یہ روایت ان صحیح احادیث کے بھی مخالف ہے جن میں سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۰) سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین نہ کرنے کا ثبوت اور اس کا تجزیہ:

دلیل: ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی وہ شروع نماز میں یعنی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ [2]

[1] اخبار الفقہاء، ص: ۲۱٤.

[2] مسند ابویعلی: ۴۵۳/۸۔ المعجم الشیوخ للإسماعیلی: ۶۹۲/۲۔ ۶۹۳۔ سنن دارقطنی: ۲۹۵/۱.

الجواب: ...... ① اس روایت کو دارقطنی، بیہقی اور علامہ ہیثمی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ بیہقی: ۲/۸۰ اور دارقطنی: ۱/ ۲۹۵ میں لکھا ہے:

((تَفَرَّدُ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ وَكَانَ ضَعِيفًا .))

''اس روایت کے بیان کرنے میں محمد بن جابر منفرد ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔''

اور مجمع الزوائد: ۲/ ۱۰۱ میں لکھا ہے:

((رَوَاهُ اَبُوْيَعْلَى وَفِيهِ: مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ اَلْحَنَفِيُّ الْيَمَامِيْ وَقَدْ اِخْتَلَطَ عَلَيْهِ حَدِيْثُهُ وَكَانَ يُلَقِّنَ فَيَتَلَقَّنُ .))

''اسے ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن جابر حنفی یمامی ہے جس پر اس کی حدیث خلط ملط ہوگئی تھی اور یہ تلقین قبول کر لیتا تھا۔''

دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس نے یہ روایت از حماد از ابراہیم از علقمہ از ابن مسعود نے بیان کی ہے اور حماد کے علاوہ راوی اسے ابراہیم سے مرسل بیان کرتے ہیں۔

انصاف و دیانت کا یہ تقاضا ہے کہ یہ روایت دلیل بناتے وقت ساتھ یہ جرح بھی دیکھ لی جائے۔ لیکن ایسا کرنے سے عدم رفع الیدین کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا عافیت جرح نہ نقل کرنے میں ہی سمجھی جاتی ہے۔

② یہی محمد بن جابر حنفی یمامی کہتا ہے:

((سَرَقَ اَبُوْحَنِيْفَةَ كُتُبَ حَمَّادٍ مِنِّيْ .))❶

''ابوحنیفہ نے مجھ سے حماد بن ابی سلیمان کی کتابیں چوری کر لی تھیں۔''

اب ان لوگوں سے ہم ازراہ انصاف پوچھتے ہیں کہ محمد بن جابر کی عدم رفع الیدین والی روایت قبول کرنی ہے، یا امام صاحب کو چور تسلیم کرنا ہے۔

③ اس کی سند میں حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے، شعبہ، سفیان ثوری اور ہشام دستوائی کے علاوہ کسی کا سماع اس سے قبل از اختلاط ثابت نہیں اور ان تین کے علاوہ حماد سے کسی کی

❶ الجرح والتعديل: ۸/ ۲۵۰.

روایت قابل قبول نہیں۔ ❶

لہٰذا محمد بن جابر کی حماد سے روایت کسی بھی طرح قابل قبول نہیں، جبکہ یہ خود بھی خراب حافظے والا تھا اور کثرتِ اختلاط کا شکار تھا۔ ❷

۴ حماد مختلط ہونے کے ساتھ ساتھ مدلس بھی ہے۔ ❸

۵ ابراہیم بھی مدلس ہے۔ ❹

۶ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ ❺

(۱۱) سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رفع یدین نہ کرنے کی دلیل اور اس کا جائزہ:

دلیـــــل:...... حضرت اسود تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہ ابتدائے صلاۃ کے علاوہ پوری نماز میں کسی بھی مقام پر رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❻

الجواب:...... ۱ یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم مدلس راوی ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت شاذ ہے قابل حجت نہیں۔ ❼

۲ یہ روایت اس صحیح روایت کے بھی مخالف ہے جس میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔

نـوٹ:...... خلیفہ راشد سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے صرف نماز کے شروع میں رفع الیدین ثابت کرنے والی روایت بھی شدید ضعیف ہے۔ ❽

❶ ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد: ۱/۱۱۹، ۱۲۰۔ شرح علل ترمذی، ص: ۳۲۶۔ العلل ومعرفة الرجال، ص: ۳۳۵.

❷ تقریب، ص: ۲۹۲.

❸ المدخل للحاکم، ص: ۱۶.

❹ معرفة علوم الحدیث، ص: ۱۰۸.

❺ کتاب الموضوعات: ۳/۴۵.

❻ مصنف ابن ابی شیبه: ۱/۲۶۸، رقم: ۱۵.

❼ معرفة علوم الحدیث للحاکم۔ مختصر خلافیات: ۱/۳۸۹.

❽ مصنف عبد الرزاق: ۲/۷۰.

(۱۲) امیر المؤمنین سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل اوراس کا تجزیہ:

دلیل: ...... بے شک سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع الیدین کرتے تھے جب نماز شروع کرتے، پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ [1]

الجواب: ...... [۱] امام احمد نے اس پر جرح کی ہے۔ [2]

[۲] امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَلَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْهُمْ عِلْمٌ فِي تَرْكِ رَفْعَ الْأَيْدِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ .)) [3]

''ان علماء میں سے کسی ایک کے پاس بھی ترک رفع یدین کا علم نہ تو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، اور نہ نبی ﷺ کے کسی صحابی سے کہ اس نے رفع یدین نہیں کیا۔''

ابن الملقن فرماتے ہیں کہ:

''علی رضی اللہ عنہ والا اثر ضعیف ہے۔ آپ سے صحیح ثابت نہیں ہے، اسے ضعیف کہنے والوں میں امام بخاری بھی ہیں۔'' [4]

امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں ابوبکر النہشلی قابل حجت نہیں ہے۔ [5]

رفع الیدین منسوخ بھی نہیں ہوا:

(۱۳)...... منکرین رفع الیدین کا کہنا ہے کہ رفع الیدین ابتدائی طور پر مشروع تھا،

---

[1] مصنف ابن ابی شيبة : ۱/۲۶۷، رقم: ۳.

[2] المسائل: رواية عبد الله بن أحمد : ۱/۲۴۳ تا ۳۲۹.

[3] جزء رفع اليدين: ۴۰ .

[4] البدر المنير : ۳/۴۹۹ .

[5] مختصر خلافيات : ۱/۳۸۸ .

بعد ازاں منسوخ ہو گیا۔

الجواب:...... رفع الیدین قطعی طور پر منسوخ نہیں ہوا، رسول اللہ ﷺ نے آخری لمحاتِ زندگی تک جو نمازیں ادا کیں وہ رفع یدین کے ساتھ ادا کیں۔ ذیل کے دلائل اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ سنت عظیمہ منسوخ نہ ہوئی۔

❶ ...... اہل السنۃ والجماعۃ کے بیس سے زائد محدثین احادیث رفع یدین لائے ہیں، مگر کسی نے نسخ رفع الیدین کا باب قائم نہیں کیا۔

❷ ...... اہل السنۃ والجماعۃ کے کسی بھی محدث نے رفع الیدین کی احادیث کے تحت نسخ رفع الیدین کا دعویٰ نہیں کیا۔

❸ ......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وفات نبی ﷺ کے بعد اور اس کے علاوہ خیر القرون کے لوگوں، مثلاً تابعین و تبع تابعین کا قائلین و فاعلین رفع الیدین ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا، ورنہ وہ لوگ اسے ترک کر دیتے۔

❹ ...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حسن (بصری) اور حمید بن ہلال نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ (یعنی ان دونوں تابعین کے نزدیک تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بغیر کسی استثناء کے رفع یدین کرتے تھے۔) [1]

❺ ......گزشتہ صفحات میں یہ بات گزری کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے اندر رفع الیدین کرتے دکھایا، اور ساتھ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی نماز ایسے ہی تھی، اگر رفع الیدین منسوخ یا متروک ہوتا تو کوئی نہ کوئی صحابی اس کا انکار ضرور کرتا۔ ان کا عدم انکار اس بات کی دلیل ہے کہ رفع یدین دوام والی سنت ہے۔

❻ ......خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ہم بچوں کو مدینہ میں رفع الیدین سکھایا جاتا تھا، اس بات کی دلیل ہے کہ وفات نبی ﷺ کے بعد مدینۃ الرسول ﷺ میں

---

[1] جزء رفع الیدین، ص : ٥٥.

صحابہ وتابعین رفع الیدین کرتے تھے۔اس کو ترک نہیں کیا۔

❼ ...... امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں لکھا ہے کہ ائمہ میں سے کسی کے پاس نبی کریم ﷺ کے ترک رفع الیدین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

❽ ...... اساتذہ وتلامذہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، شافعی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک رفع الیدین ثابت ہے اور فضیلت واجر والا عمل ہے، اگر منسوخ یا متروک ہوتا تو وہ اس کے قائل و فاعل کیوں کر ہوتے؟

❾ ...... عدم رفع الیدین کی ضعیف بلکہ موضوع احادیث کے ساتھ صحیح بخاری ومسلم کی متفق علیہ احادیث منسوخ قرار دینا، اور رفع الیدین کو شریر گھوڑوں کی دُموں کے ساتھ تشبیہ دینا انتہائی ظلم وجہالت کی بات ہے اور رسول اللہ ﷺ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

❿ ...... نو وارد صحابی سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۱۰ ہجری کے آخری مہینے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنے اور سیکھنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جبوں میں رفع الیدین کرتے تھے۔اس کے بعد ربیع الاول ۱۱ ہجری میں رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے۔ پس نسخ کے لیے ضروری ہے کہ وائل رضی اللہ عنہ کی دوسری دفعہ آمد کے بعد ثابت ہو۔ جو کہ قطعی نہیں ہے۔ سیّدنا نوح علیہ السلام جتنی زندگی پا کر بھی بلکہ تا روزِ قیامت رفع الیدین کو منسوخ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

یہ تھے مانعین رفع یدین کے بنیادی دلائل۔ الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ مانعین رفع یدین کے پاس کوئی صحیح سند سے حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا عمل ہے بلکہ تمام روایات وآثار ضعیف اور موضوع ہیں۔

سجدوں میں رفع الیدین نہ کرنا:

رفع الیدین جہاں نماز میں حسن کا باعث ہے وہاں اس میں انتہا درجہ کی عاجزی پائی جاتی ہے۔ انسان اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ عزوجل کے سامنے اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے۔

تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے، رکوع سے اٹھتے اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے

ہوئے ہاتھ اٹھانا سنت ہے، اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یہی مقامات رفع الیدین مذکور ہیں۔ جیسا کہ بے شمار کتب حدیث میں سجدوں کو جاتے، سجدوں سے سر اُٹھاتے اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .)) ❶

''نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور آپ دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے تھے۔''

یہ روایت صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، مسند ابی عوانہ اور سنن دارقطنی اور دوسری کئی کتب احادیث میں موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح رکوع والی رفع الیدین کے خلاف کوئی صحیح صریح ایک بھی روایت نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے، خلیفہ راشد سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب اپنی قراءت پوری کر لیتے اور رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اسی طرح کرتے۔ اور نماز میں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں آپ رفع الیدین نہ کرتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے۔ ❷

---

❶ معرفة الصحابة، لأبي نعيم الأصبهاني، ص: ٢١.

❷ سنن أبوداؤد، كتاب الصلاة، رقم: ٧٤٤۔ سنن ترمذی، رقم: ٣٤٢٣۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٨٦٤۔ صحیح ابن خزیمه، رقم: ٥٨٤۔ مسند احمد، رقم: ٧١٧۔ امام ترمذی اور علامہ البانی نے اسے ''حسن صحیح'' اور ابن خزیمہ اور احمد شاکر نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں امام احمد بن حنبل، سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے بھی سجدوں کے رفع الیدین کی نفی ثابت ہے۔

لٰہذا سجدوں میں رفع الیدین کا کہہ کر لوگوں کو الجھانے اور دھوکہ دینے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔اس سے زیادہ سے زیادہ صرف یہی ثابت ہوگا کہ رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھنے کے ساتھ ساتھ سجدوں میں بھی رفع الیدین کیا جائے، اس سے رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے بعد والی رفع الیدین منسوخ ثابت نہیں ہوتی۔

لٰہذا سجدوں میں رفع الیدین والی روایات یا تو ضعیف ہیں، جیسا کہ علماء نے بیان کیا ہے اور اگر صحیح بھی ہوں تو نا قابل عمل اور مرجوح ہیں۔ جیسا کہ محدثین کا اتفاقی قاعدہ ہے اور ملا علی قاری حنفی نے بھی اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کی روایات کو دوسری روایات صحیحہ وحسنہ پر ترجیح حاصل ہوگی۔ [1] واللہ اعلم!

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: ''صحیح بخاری کتاب اللہ کے بعد اصح ترین کتاب ہے۔'' [2]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے میں تمام محدثین متفق ہیں کہ ان کی تمام کی تمام متصل اور مرفوع احادیث یقیناً صحیح ہیں۔ یہ دونوں کتابیں اپنے مصنّفین تک بالتواتر پہنچی ہیں جو ان کی عظمت (عزت) نہ کرے وہ بدعتی ہے، جو مسلمانوں کی راہ کے خلاف ہے۔ [3]

فتاویٰ رضویہ (۴/۴۶) پر مرقوم ہے: ''مجتہدین زمانہ کے مسلک کے بالکل خلاف ہے کہ حدیث بخاری کے ردّ کے لیے اِدھر اُدھر کی روایات پر عمل حلال جانے۔''

بریلویوں کے امام احمد رضا نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ: ''شدت تعصب نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث جلیلہ کو شاید دیکھنے نہ دیا۔ یا ان پر بھی طبقہ رابعہ کا حکم ہوگیا۔ کیا علی قاری و شیخ محقق نے ان سے استفادہ نہ کیا؟ یا آپ نے ان کاموں کا جواب دے دیا۔

[1] شرح نخبة الفکر لملّا علی القاری. [2] مرقاة : ۱/۵۹.
[3] حجة اللّٰه البالغة، ص: ۲٤۲.

شرم شرم شرم۔'' ❶

حبیب الرحمٰن کاندھلوی حنفی لکھتے ہیں کہ: ''بخاری وہ کتاب ہے کہ اسناد کی عمدگی اور مضبوطی کے پہلو سے تمام اُمت اسے قرآن کے بعد سب سے صحیح اور مستند کتاب مانتی ہے، اس میں جو روایت آئے اُس کے خلاف روایات کے ہزار دفتر بھی نامعقول ہیں۔'' ❷

عبد السمیع رام پوری حنفی لکھتے ہیں: ''محدثین میں قاعدہ ٹھہر چکا ہے کہ صحیحین کی احادیث نسائی وغیرہ کل محدثوں کی احادیث پر مقدم ہیں، کیونکہ اور کی حدیث اگر صحیح بھی ہوگی تو صحیحین اس سے صحیح اور قوی تر ہوگی۔'' ❸

---

❶ حیاۃ الموات، بیان فی سماع الأموات، یعنی روحوں کی دنیا، ص : ۲۲۵.

❷ مذھبی داستانیں : ۲/۱۵۷.

❸ أنوار ساطعه، ص : ٤١.

رفع الیدین کے اہم مسائل

① رفع الیدین کے وقت انگلیاں نارمل حالت میں کھلی ہوں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ تو زیادہ ہو اور نہ ہی وہ ملی ہوئی ہوں۔ [1]

② رفع الیدین کے وقت ہاتھوں سے کانوں کو چھونا رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

③ کچھ لوگ رفع الیدین کی مقدار میں مرد و عورت کا فرق کرتے ہیں کہ مرد حضرات کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں گے اور خواتین کندھوں تک۔ یہ بات قطعی درست نہیں ہے، چنانچہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِيْ مِقْدَارِ الرَّفْعِ .)) [2]

''مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اُٹھانے کی مقدار کے فرق پر دلالت کرنے والی کوئی حدیث موجود نہیں۔''

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی نشر الأصابع عند التکبیر، رقم: ٢٤٠ـ سنن ابو داؤد، رقم: ٧٥٣ـ مستدرك حاكم: ٢٣٤/١ـ صحیح ابن خزیمه: ٢٣٣/١، ٢٣٤ـ امام حاکم، ابن خزیمہ اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] نیل الأوطار: ٢١٤/٢، بعد حدیث رقم: ٦٧١.

آخری گزارش

پیارے بھائیو اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے۔ اگر آپ سنت رسول ﷺ پر عمل کر کے نماز میں رفع الیدین کر لیں اور آپ کے رفع الیدین پر کروڑوں نیکیاں حاصل ہو جائیں۔ بتائیے، آپ کو اور کیا چاہیے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے، اور کیا آپ چاہیں گے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت سے محبت کا ثبوت دینے کے بجائے اپنے ائمہ کی بات کو ترجیح دیں اور نبی کریم ﷺ سے اپنے ائمہ کا مرتبہ بڑھائیں؟ نہیں، آپ قطعی طور پر ایسا کرنے کی جسارت نہیں کریں گے، ہمارا آپ کے متعلق یہی حسن ظن ہے کہ آپ پیارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس محبوب اور باعث اجر و ثواب سنت مطہرہ کو اپنا کر آپ ﷺ سے اظہار محبت و مودت کریں گے، کیونکہ ایک مسلمان کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ:

﴿ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَّقُولُوا سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا ۚ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ (النور: ۵۱)

''مومنوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں، تو کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات سن لی اور اسے مان لیا، اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴾

(الحدید: ۲۱)

''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اللہ بڑے فضل والا ہے۔''

پیارے بھائیو اور بہنو! رفع الیدین کرنے پر تو ثواب ملتا ہے، مگر نہ کرنے پر انسان ثواب سے بھی محروم رہ جاتا ہے اور مزید برآں وہ سنت رسول ﷺ کی مخالفت کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے اور نماز کی قبولیت کی بہت بڑی شرط اتباع سنت رسول کا اہتمام بھی نہیں کرتا اور سنت نبوی ﷺ کے بغیر کیا ہوا عمل گمراہی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النور: ٦٣)

''پس جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی بلا نہ نازل ہو جائے، یا کوئی دردناک عذاب نہ انہیں آگھیرے۔''

زندگی کے تمام اُمور کو نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور آپ کی سنت کی کسوٹی پر پرکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ .)) [1]

''جس کسی نے کوئی ایسا کام کیا جو ہماری سنت کے مطابق نہیں ہے، وہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔''

آیئے! سنت نبوی ﷺ سے محبت کیجئے، آپ کو اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی محبت نصیب ہوگی اور مزید یہ کہ آپ جنت کے حق دار بن جائیں گے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلح، رقم: ٢٦٩٧.